

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 25 جون 2013ء بمطابق 15 شعبان

1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ -
(ترجمہ): سو تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ
نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ
چاہیے پس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تم خدا کی طرف رجوع ہو کر فطرت الہیہ کا اتباع
کرو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو۔ جن لوگوں نے اپنے
دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو ان کے پاس
ہے۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: کچھ معزز اراکین کی طرف سے چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں جن میں جناب راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 2013-6-25 کیلئے، جناب ابرار حسین صاحب، وزیر ماحولیات 2013-6-25 تا 27-06-2013 یہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، منظور ہے جی؟
(تحریک منظور کی گئی)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!----

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، موقع دیتے ہیں، بالکل آپ کو موقع دیتے ہیں۔ اسمبلی کی آج کے اجلاس کی کارروائی دیکھنے کیلئے ڈیرہ اسماعیل خان اور بنوں سے ہمارے کچھ صحافی بھائی آئے ہوئے ہیں، میں انہیں اپنی جانب اور ایوان کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ستاسو او د ہاؤس پہ نوٹس کبھی دا ڈیرہ ضروری خبرہ راوستل غوارم چہ زمونر فنانس بل وو او بیا د ہغی سرہ ترلہ حکومت اعلان کرے دے چہ دا ریونیو اتھارتی چہ دہ ہغہ بہ دا حکومت جو روی او دا ڈیرہ زیاتہ عجیبہ خبرہ دہ چہ فنانس بل یا ہغہ ریونیو اتھارتی چہ دہ، ہغہ ہاؤس تہ لا راغلہ نہ دہ۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یو معذرت کوم، سبب چونکہ دا پہ ایجنڈا باندی دہ نو کہ تاسو سبب پہ دی باندی۔

جناب سردار حسین: دا د ایجنڈی نہ سپیکر صاحب ہت کر یو خبرہ دہ، دا ڈیرہ اہمہ خبرہ دہ، زہ خبرہ کوم بیا بہ ان شاء اللہ تاسو، دا ڈیرہ زیاتہ عجیبہ خبرہ دہ چہ ہغی کبھی لا اماند منتس مونر Propose کری دی، اماند منتس چہ دی ہغہ نہ پاس شوی دی، نہ فیل شوی دی او دا بیا ڈیرہ زیاتہ عجیبہ خبرہ دہ چہ د ہغی پوسٹونو د پارہ ایڈورٹائزمنٹ پہ اخباراتو کبھی راغلے دے نو مونر حیران پہ دی یو چہ ہغہ ریونیو اتھارتی چہ پہ ہغی کبھی مونر اماند منتس کول غوارو، د

ہغی پہ کوالیفیکیشن کنبی د ہغہ Applicants پہ عمر کنبی، ہغہ امند منتس چہی دی ہغہ بہ اسمبلی تہ راخی ہغہ بہ دسکس کیری نو سپیکر صاحب دا خنگہ خبرہ دہ چہی ہغہ خیزونہ لا فائل شوی نہ دی او د ہغی د پارہ پہ اخباراتو کنبی ایڈورٹائزمنٹ راغلے دے، ہغہ Applications چہی دی د ہغہ Applicants نہ غوبنتلی شوی دی نو مونر خو حیران پہ دہی یو، دا خو واضحہ دہ او دا ڈائریکٹ د دہی ہاؤس چہی کوم بزنس دے، ہغہ چیلنج کیری نو مونر خواست کوؤ دہی حکومت تہ چہی د دہی وضاحت او کیری چہی دا خنگہ چل دے چہی یو اتھارتی فائل شوی لا نہ دہ او د ہغی د فائل کیدو نہ مخکبنی مخکبنی Applications چہی دی، ہغہ غوبنتلی شوی دی او زما یقین دا دے چہی دا د ہاؤس ٹول پروسیڈنگز چہی دے دا چیلنج شوے دے۔ مہربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر صاحب! جب تک یہ اسمبلی اس بل کو منظور نہ کرے، کسی اشتہار کی اور کسی اور کارروائی کی کوئی قانونی، Legal حیثیت نہیں ہے اس لئے کل اس پر بحث ہوگی اور جب اسمبلی اس کو پاس کرے گی تب ہی۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: زما مطلب دا دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دہی باندی۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا ایڈورٹائزمنٹ چہی دے دا حکومت ورکرمے دے، پکار دا دہ چہی د ہغی قانونی حیثیت نشتہ چہی سراج الحق صاحب دا اعلان وکری چہی دا ایڈورٹائزمنٹ چہی دے، دا د ریونیو اتھارتی نہ مخکبنی راغلے دے لہذا ہغہ Null and void دے او ہغہ Cancelled دے، ہغوی د دلته نہ اعلان وکری۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): اس کو چیک کریں گے اگر ایسا ہے تو ایسا ہی ہوگا لیکن میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی یہ پراپٹی ہے، جب تک کہ اس کو منظور کرے یا مسترد کر لے یہ اسمبلی کا حق ہے اور جب اسمبلی اس کے حق میں ہو اس کے بعد دیگر پراسیس ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!----

جناب سپیکر: یو منٹ جی، سردار صاحب! زہ بہ لاء منسٹر تہ ریکویسٹ و کرم چچی پہ دہی بانڈی کمنٹس و کری۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! اس ایشو کے متعلق؟

جناب سپیکر: ہاں یہ ریونیو اتھارٹی۔

وزیر قانون: سر! ریونیو اتھارٹی کے متعلق تو جہاں تک اخبارات میں آرہا ہے، وہ میری نظر سے بھی گزرا ہے جیسا کہ سردار حسین صاحب بات کر رہے ہیں، انہوں نے بھی یقیناً دیکھا ہوگا اور اس کے متعلق سر کیبنٹ میں بھی بات ہوئی تھی اور اس کے متعلق یقیناً کچھ Apprehensions ہیں۔ میں سریہ سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ اخبارات میں آیا ہے اور اگر واقعی کوئی ایڈورٹائزمنٹ ہے تو میرے خیال میں اگر کوئی ایسا اشتہار واقعی نکلا ہے اور اس میں ایڈورٹائزمنٹ ہے تو اس اسمبلی کی ایک حیثیت ہے اور ہم ان شاء اللہ اس کو بڑا سیٹیمپ نہیں بننے دینگے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو ایم پی اے صاحب نے فلور پر یہ مسئلہ اٹھایا ہے، یقیناً یہ اگر کوئی اشتہار Exist کرتا ہے تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Okay، بس جواب دیدیا، ابھی ہم تھوڑا اس کی طرف جاتے ہیں، سردار صاحب! میں تھوڑا عرض کرونگا۔----

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا وگورئی جی پہ دہی بانڈی خلور کالمہ یو خبر راغلے دے او دا زما پہ لاس کبھی اشتہار دے۔ د ہغی نہ پس ہم کہ وزیران صاحبان دا خبرہ کوی چچی کہ چرہی داسپی وی نو خوداسپی دہ، زما یقین دا دے چچی وزیران صاحبان دا اعلان وکری چچی دا اشتہار چچی دے، دا Cancelled دے ہغہ اتھارتی چچی دلته نہ وشی نو ہغی نہ پس بہ خبرہ کیبری۔

جناب سپیکر: یو منٹ، زمونر چچی۔----

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! د اسمبلی د وقار او تاسو چچی کوم پوائنٹ اوچت کرے دے د ہغی پورہ پورہ احترام او شو کہ دا وی، ہر چا چچی ور کرے وی۔----

(شور)

رکن: داد ہے۔

وزیر صحت: گورہ Clearcut message دے، دا بہ Null and void وی، دہی نہ نور
زیات خہ کیدے شی؟

(تالیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی روٹین بزنس کی طرف، دیکھو جی، ہمارے پاس بہت بڑا ایجنڈا ہے، Kindly آپ بات
اس کے بعد کر لینگے، ایجنڈے پر میں جاتا ہوں آگے۔ The honourable Minister for
Revenue, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 6.

جناب محمد عصمت اللہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مولانا صاحب! موقع دینگے۔

جناب محمد عصمت اللہ: سپیکر صاحب! آخر میری۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری ریکویسٹ ہے مولانا صاحب سے، میری ریکویسٹ ہے۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: سپیکر صاحب! میں یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریکویسٹ ہے آپ کو، آپ کو موقع ملے گا، بار بار آپ کو موقع ملے گا، تھوڑا یہ اب بزنس ہے،

وہ چلنے دیں۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: میں صرف یہ وضاحت کرتا ہوں۔۔۔۔

(شور)

سالانہ مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Minister for Revenue, please.

جناب علی امین خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو
ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 50 کروڑ 28 لاکھ 97 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے

کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری و املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 3 billion 50 crore 28 lac 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Revenue and Estate Department.

‘Cut motions on Demand No. 6’: Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

ارباب اکبر حیات: د گیارہ سو روپو کٹ موشن تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eleven hundred only. Madam Anna Sardar, to please move her cut motion on Demand No. 6

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نو ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں، شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House that the total grant may be reduced by rupees nine thousand only. Madam Ruqia Hina, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر! میں آٹھ ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight thousand only. Muhammad Reshad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! میں نو سو نواوے روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine hundred and ninety nine only. Sardar Mehtab Ahmad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Syed Jafar Shah, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! زہ د لس زرو روپو د کٹ موشن تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha, to please move his cut motion on Demand No. 6.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں دواکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Mr. Shah Hussain, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Madam Sobia Shahid, to please move her cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Mr. Saleh Muhammad, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Madam Uzma Khan, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں دو سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Askar Parvez, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! میں پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Salim Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present it lapses. Mr. Ghulam Muhammad, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present it lapses. Mr. Abdul Sattar Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

Mr. Abdul Sattar Khan: I beg to move a cut of ten million on Demand No. 6.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by ten million only. Mr Munawar Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔ ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن کی تحریک موؤ کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr Muhammad Asmatullah, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 6 پر پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five only. Maulana Mufti Fazl-e-Ghafoor, to please move his cut motion on Demand No. 6.

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب! میں ڈیمانڈ نمبر 6 پر ایک سو اسی روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں، شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and eighty only. Mian Zia-ur-Rehman, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present it lapses. Muhammad Sheraz, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 6 پر دو لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Nawabzada Wali Muhammad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

نوابزادہ ولی محمد خان: میں تین ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Madam Nighat Yasmeen Orakzai, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! سات کروڑ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees seven crore only. Mr. Wajeeh-u-Zaman, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Arbab Akbar Hayat Khan.

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! چونکہ دا محکمہ د پتواریانو سرہ دیر تعلق ساتی او د دے نہ ہریو وتلے کاغذ دستخط شوے د چا د زندگی او د مرگ سبب جو ریدے شی خکے چے دا یوہ زو آورہ مافیا دہ۔ جناب سپیکر صاحب، زہ غوارم وزیر اعلیٰ صاحب پہ خپل تقریر کبھی دا وئیلی وو چے ان شاء اللہ مونہ بہ زر دا نظام کمپیوٹرائزڈ کوؤ نوزہ دا پبنتنہ کوم چے پہ ہغے بانڈے خومرہ کار شوے دے او آیا دا بہ مرحلہ وار وی او کہ نہ غونہ د KPK پہ سطح بہ وی؟ جناب سپیکر، د دے نہ پس زمونہ د پتواریانو چے کوم نظام دے او مونہ دا کمپیوٹرائزڈ کرو نو آیا دے لہ بہ مونہ Trained پتواریانو Hire کوؤ او دا چے کوم دی نو دا بہ فارغ کوؤ او کہ نہ دوی لہ بہ مونہ تیریننگ ور کوؤ؟ نو پہ دے بانڈے د جی مونہ وزیر اعلیٰ صاحب پوہہ کری۔

جناب سپیکر: میڈم آمنہ سردار۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ سردار: جی شکریہ جناب سپیکر۔ پہلے تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آخر میں آپ جواب دیدیں گے نا، آخر میں آپ نوٹ۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: سب سے پہلے تو اس بات کی تائید کرنا چاہو گی کہ یہ گورنمنٹ جو ایک Step لے رہی ہے کمپیوٹرائزڈ کرنے کا، یہ ایک بہت احسن عمل ہو گا اگر یہ صحیح طریقے سے ہو جاتا ہے تو، لیکن اس سے پہلے جب تک یہ کمپیوٹرائزیشن نہیں ہوتی، اس سے پہلے ایک پٹواری تک ایک عام شخص کی رسائی کو آسان بنایا جائے اور اس کیلئے جی میری یہ ہو گی کہ Honest DROs ہونے چاہئیں اور Favoritism should be discouraged اور Political intervention جو ہے، یہ بہت زیادہ ہوتی ہے اور ان چیزوں کا تھوڑا سا خیال رکھنا چاہیے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: میڈم رقیہ حنا۔

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر، میں Withdraw کرتی ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: محمد رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! اگر دیکھا جائے تو ایک عام آدمی کا واسطہ پوری زندگی میں جن محکموں سے پڑتا ہے، ان میں ایک محکمہ یہ ہے اور کٹ موشن کی تحریک پیش کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر زمیندار ہے، اگر کسی شخص کو اپنی زمین کا سرٹیفکیٹ لینا پڑتا ہے، میرے خیال سے کھتونی کہتے ہیں اسے، وہ لینا پڑتی ہے تو اس کیلئے اس کو پہلے Payment کرنا ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کی حد براری کیلئے پٹواری کو لے جانا پڑتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ کرایہ دو، میں دن کو یہاں سے نکلونگا اور وہاں جاؤنگا، یہ دن کا ٹائم میرا ضائع ہو رہا ہے، اس کیلئے پیسے دو۔ اگر ڈو میسائل، ڈو میسائل تو اس محکمے سے ہٹا دینا چاہیے، ان کا جو کام ہے، اس محکمے کو یہ کام کرنا چاہیے، ایک بندہ جائیگا ڈو میسائل کیلئے اور کن مراحل سے اسے گزرنا پڑتا ہے؟ تو یہ قابل افسوس چیزیں ہیں، ہر لیول پر پٹواری سے لیکر SMBR لیول تک کرپشن کی جڑیں پھیلی ہوئی ہیں۔ زمین کی مالیت

اگر کسی کسٹمر کو زمین کی مالیت کا اندازہ لگانا ہے، کروڑوں کی مالیت کی زمین ہوگی اور اسے ہزاروں روپوں میں ظاہر کیا جائیگا، یہ نہیں کہ اس محکمے کو جو فائدہ ہو رہا ہے، جس میں ریونیو ٹیکس آرہا ہے، اگر زمین کی خرید و فروخت ہو رہی ہے تو حکومت کے لیول پر دیکھنا چاہیے کہ زمین کی اصل مالیت کیا ہے؟ لیکن وہ کسٹمر کے کہنے پر کروڑوں کی زمین ہزاروں میں ثابت کر دی جائیگی کہ کم سے کم اس کو ٹیکس Pay کرنا پڑے۔ تو میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہوگی کہ ایسی چیزوں کو وہ سنجیدگی سے دیکھیں، کمپیوٹرائزڈ سسٹم اچھی بات ہے، میرے خیال سے پورے صوبے میں، کم از کم ہر ڈسٹرکٹ میں تحصیل لیول پر اس کی ابتداء کرنی چاہیے نہ کہ ایک ڈسٹرکٹ سے، اور میری یہ درخواست ہوگی کہ اس محکمہ کو، ماضی میں وقار ایوب صاحب اس محکمے کے SMBR رہے ہیں، تو ایسے سیکرٹری کی ضرورت ہوگی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ د پتواریانو بہ خہ وایو جی، ہر چا تہ پتہ دہ چپی دپی محکمہ کبھی د پتواری خومرہ Role دے او دا پتواری مافیا خومرہ مضبوطہ دہ؟ دیکبھی جی چپی خنگہ اووئیلی شو چپی ددی Capacity building د پارہ ددی محکمہ او دیکبھی Transparency ensure کولو د پارہ آیا د حکومت سرہ خہ پلان اوس شتہ چپی ہغہ بہ Gradual کبھی کہ نہ ہغہ بہ یکمشت دوی پہ توله صوبہ ہغہ Apply کوی او پہ کوم انداز بہ ئے Apply کوی؟ دا کوم فیسونہ چپی د گورنمنٹ د طرف نہ مقرر دی، ہغہ خودی خود د گورنمنٹ فیس اخستو سرہ Ten times more چپی پتواری تہ ورکری کبھی نو ہغہ خبرہ کبھی نہ، چپی د ہغی د پارہ کوم اقدامات شوی دی؟ دا بہ پکبھی وضاحت وکری راتہ۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں کٹ موشن کی تحریک بھی واپس لیتا ہوں اور ایک جو میرے حلقے میں خصوصی طور پر پچھلی حکومت نے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم شروع کیا تھا اور میرے حلقے حویلیاں سے وہ شروع ہوا ہے تو وہاں پر جو ایس او صاحب نے تحصیلدار صاحب تعینات کیا ہے، اس نے نگران دور میں کوئی 20/22 آدمی وہاں بھرتی کئے ہیں بغیر ایڈورٹائز کرنے کے اور نگران دور میں

اس نے ایسا چھکارا ہے کہ حق تو ان لوگوں کا تھا جو مقامی، خصوصاً حویلیاں کے لوگوں کا حق تھا، دوسرے ضلعوں سے لوگوں کو اس نے بھرتی کر دیا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ توقع رکھوں گا کہ وہ اس کے اوپر نوٹس لینگے کیونکہ ایڈورٹائزمنٹ کے بغیر، اشتہار دیئے بغیر اور میرٹ کے اوپر ان لوگوں کو ملازمتیں دینا چاہیئے تھیں اور دوسرے ضلعوں کا حق نہیں تھا بلکہ مقامی لوگوں کا حق تھا، تو اسکے اوپر آپ مہربانی کر کے نوٹس لیں اور ساتھ ہی میں اپنی کٹ موشن کی تحریک بھی واپس لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ آخر میں جواب دیئے۔ اچھا چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): یہ جو میرے بھائی نے بات کی ہے کہ یہ بھرتیاں جو ہو رہی ہیں، Last cabinet meeting میں میں نے فیصلہ کیا کہ جتنی بھرتیاں، جب سے ہم نے یہ اوتھ لیا ہے، اس کا ریکارڈ منگوائیں، اگر وہ صحیح بھرتی ہوئے ہیں تو ٹھیک ہے، اگر وہ بغیر ایڈورٹائزمنٹ اور یا طریقہ غلط ہوا ہو تو اس کے خلاف ہم ایکشن لینگے اور باقی جتنی پوسٹیں ہیں تو وہ سارے ڈیپارٹمنٹس سے میں نے مانگی ہوئی ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ صاف ستھرے نظام کے تحت ان شاء اللہ بھرتیاں ہوگی اور جو غلط ہوئی ہیں ان کے خلاف ہم ایکشن لینگے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب محمد۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! کٹ موشن واپس لینے کے ساتھ ساتھ صرف وزیر مال صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ جو CVT کی مد میں جتنا ٹیکس لیا جاتا ہے، رولز کی وضاحت ہو ریونیو کے حوالے سے کیونکہ پٹوار خانوں میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس سے لوگ کافی تنگ آچکے ہیں۔ کئی لوگوں کو بلیک میل کر کے CVT کی صورت میں ان سے ڈبل پیسے لیے جاتے ہیں اور باقی ریونیو کے حوالے جتنا ٹیکس ہوتا ہے، اس ٹیکس (کے حوالے سے) میں درخواست کرتا ہوں کہ ہر پٹوار خانے کے سامنے ایک بینر آویزاں کیا جائے، اس پر پورا ٹیکس لکھا جائے اور اس چیز کا پابند کیا جائے کہ پتہ ہو کہ میں نے کتنا ٹیکس دینا ہے؟ بہت شکر یہ۔

جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر! ریونیو ایک Important department ہے، مجھے اتنی تسلی دیدی جائے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کو پچھلی حکومت کی طرح فٹ بال نہیں بنایا جائیگا۔ جناب سپیکر، پچھلے پانچ سالوں میں یقیناً اس کے چھ منسٹر Change ہو گئے تھے اور یہ ایک Pre-planned منصوبے کے تحت ہوئے تھے کہ سال بعد منسٹری دوسرے کو ٹرانسفر ہوگی، تو Kindly اگر اس سال اس ریونیو کے ساتھ یہی مذاق کیا جا رہا ہے تو میں کٹ موشن واپس نہیں لے سکتی، اگر آپ یقین دہانی کراتے ہیں تو میں اپنی کٹ موشن واپس لے لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر عسکر پرویز۔

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! اس محکمے کی کرپشن کی وجہ سے عوام کو بہت تکالیف ہیں اور اس محکمے میں بہت سی ریفارمز کی بھی باتیں کی گئی ہیں، میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو کمپیوٹرائزیشن ہے، وہ صوبائی لیول پر اگر اکٹھی ہو جائے تو وہ زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس سے کہیں Parallel system قائم ہو جائے گا، کہیں پر کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہوگا کہیں پہ وہی پرانا سسٹم ہوگا، تو اس سے لوگوں کی تکالیف میرا خیال ہے زیادہ ہو جائیں گی، تو اگر منسٹر صاحب اس پہ تھوڑا سا خیال کر لیں تو باقی میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ منسٹر عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر، یہ ریونیو اینڈ اسٹیٹ پہ کٹ موشن میں نے لائی ہے۔ چونکہ ہمارا ضلع جو ہے، وہ Non settlement اس میں آتا ہے، باقی پورے صوبے میں جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے تو کٹ موشنز پہ ہمارے ساتھی صرف ایک پٹواری کو Focus کرتے ہیں، یقیناً پریشانی ہوگی عوام کو بھی، ہم سب کو علم ہے لیکن سر، ایک بات جو میں نے اس Book میں دیکھی ہے کہ اس مد میں جو آپ ان کو اخراجات دے رہے ہیں، ہر کمشنر آفس کے جو اخراجات ہیں، تین کروڑ روپے سے کم نہیں ہیں۔ ہر ڈپٹی کمشنر جو میں نے پورے صوبے کی وہ کی ہے، پانچ کروڑ، دس کروڑ اور تین کروڑ سے کم کوئی بھی وہ اخراجات اس میں نہیں ہیں، تو اس چیز کو بھی دیکھا جائے اور دوسری Genuine ایک بات سر جو میں اپنے ضلع کے حوالے سے کروں گا کہ

جب ہم یہاں پر انوشل لیول پہ میٹنگ کرتے ہیں، خصوصاً یہ بھاشا ڈیم کی زمین کی آج کل Acquisition ہو رہی ہے، وہاں پہ گلگت بلتستان کی جو زمینیں ہیں، ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے قوم کے ساتھ بیٹھ کر، نمائندوں کیساتھ بیٹھ کر، چونکہ Acquiring department واپڈا ہے، پیسے مرکز نے دینے ہیں، تو انہوں نے جو زمینوں کی Genuine اصل قیمت ہے، اس بنیاد پہ انہوں نے ان کے ساتھ Agreements کئے ہیں۔ جب ہم بلاتے ہیں تو ہمارے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ ہیں، اس میں ہمیں پریشانی پیش رہی ہے کہ وہ کوئی ایسا Precedent قائم کرنا چاہتے ہیں جس کی بنیاد پہ ہمارے لوگوں کو زمین کی قیمت، اگر چار لاکھ روپے گلگت والے لگا رہے ہیں تو ہماری زمین کی قیمت وہ ایک لاکھ روپے، 47 ہزار روپے، 67 ہزار روپے لگاتے ہیں، تو میں نے اس سے Disagree بھی کیا اور یہ ایک Precedent بنے گا، ہزاروں کنال زمین ہمارے صوبے کی جائے گی مفت میں، چونکہ پیسے آتے ہیں واپڈا سے یا فیڈرل گورنمنٹ سے، تو یہ Genuine بات جو میرے ضلع کے حوالے سے پیش آرہی تھی، لہذا میں گزارش کرونگا کہ اس میں آپ، کیونکہ Non settlement area ہے، اس مسئلے کو بھی حل کر لیں۔ دوسرا سر، مجھے اس موقع کو Use نہیں کرنا چاہیے لیکن پھر بھی آج چونکہ اس حوالے سے بات ہے، ہر بن بھاشا کے لوگ، جہاں پہ بھاشا ڈیم بن رہا ہے، وہ داسو سے بہت دور ہیں، معمولی انتقالات کیلئے اس ڈیم کے حوالے سے بھی بات ہوتی ہے تو ان کو داسو آنا بہت مشکل ہے، تو ہر بن بھاشا، سازین، شتیال، شڑی نالہ، سمرنالہ، یہ بہت بڑا ایریا ہے، ان لوگوں کی ایک ڈیمانڈ ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ایک تحصیل بنے تاکہ ہم بھاشا میں بیٹھ کر وہاں اپنے یہ آنے والے جو معاملات اس نئے ڈیم کے حوالے سے، زمینوں کے حوالے سے ہیں، وہ کریں۔ تو یہ ڈیمانڈ میں اپنی قوم کی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ بھی میں چاہوں گا اس میں کہ ان علاقوں پر مشتمل ایک تحصیل کا قیام ہو تو ان کیلئے ایک سہولت ہوگی اور ان کی ڈیمانڈ ہے اور اس کے ساتھ میں نے جو باتیں کی ہیں، اس پر میرے خیال میں وزیر صاحب عمل بھی کریں گے۔ میں ابھی اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مسٹر منور خان ایڈوکیٹ، پلینرز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر، یہ پنجاب ہے، سندھ ہے، مرکز ہے، ہر طرف سے بس یہی آواز آرہی ہے کہ پٹواری، پٹواری، ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ ایک پٹواری اتنا طاقتور ہو گیا لیکن میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ پٹواریوں کو چھوڑیں، بس صرف ایک ہی کام کریں اپنے Tenure میں کہ اس کو کمپیوٹرائزڈ کریں، یہ آپ کی سب سے بڑی کامیابی ہوگی (تالیاں) کیونکہ پٹواریوں سے میرے خیال میں یہاں پہ جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں، سارے بیزار ہیں اور یہ اتنے Approachable بھی ہیں کہ میرے خیال میں اس وقت سارے ایم پی ایز ان کی جیبوں میں پٹواری کے ٹرانسفرز کیلئے نام اور لسٹیں ہونگئیں تو میں، (مداخلت) ہو جائے گی، آپ پریشان نہ ہوں ان شاء اللہ، تو میں منسٹر صاحب سے اگر اب یہ ریکویسٹ کروں کہ بس صرف اس کو کمپیوٹرائزڈ کریں اور اسی کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ جس محکمے کی کارکردگی کے اوپر بات ہو رہی ہے، وہ حقیقت میں ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس سے کافی سارے لوگ نالاں ہیں۔ جناب سپیکر! اصل میں بنیادی بات یہ ہے اور یہ یہاں تک ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی راستے پہ جا رہا تھا، پٹواری تھا، تو ایک کتا اس کو، نو یو سپی ورتہ غیبیدو جی، نو ہغہ پٹواری ورتہ وائی۔ کاش چھی ستا یو کنال زمکہ وے نو ما بہ درتہ بنود لی وو چھی تہ ما تہ خنگہ غاپی؟ (تہقہے) او جناب سپیکر! دہی سرہ، دہی محکمہ ناقص کارکردگی سرہ پہ امن و امان باندھی ہم دیر لوئے اثر پریوخی، پہ عدالتونو باندھی ہم دیر لوئے بوجھ دے جی، خلق د خپل شتہ سرمایہ نہ ہم لاو، عدالتونو باندھی ہم بوجھ دے او دہی د پارہ وائی داسی جی چھی چا وئیلی دی۔ جب تک تھانیدار گرم نہ ہو اور پٹواری بے شرم نہ ہو اور دکاندار نرم نہ ہو تو امن و امان قائم نہیں رہ سکتا (تہقہے اور تالیاں) لیکن جناب والا، یہاں اس کرپشن اور محکمہ مال کی ناقص کارگزاری پر جب ہم بات کرتے ہیں تو ہم دوسری سائڈ کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے، وہ اس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "الراشی والمرتشی کلاهما فی النار" رشوت دینے والا اور رشوت لینے

والادونوں جہنمی ہیں۔ یہاں پہ ہم صرف ایک سائڈ پہ بات کرتے ہیں کہ یہ لیتے کیوں ہیں تو جب تک ہم دینا نہیں چھوڑیں گے تو وہ لینا نہیں چھوڑیں گے اور جناب والا! اس کے بارے میں، سراج صاحب موجود ہیں، اس محکمے کا میں چونکہ منسٹر بھی رہ چکا ہوں، (اوہو، اوہو اور تالیاں) سراج صاحب نے مجھے، بجٹ سے پہلے میٹنگ تھی، کہا: مولانا صاحب! زمونر، خودا خیال وو چپی تہ بہ دپی محکمپی نہ کرپشن ختموپی خودا زمونر۔ ہغہ کوم چپی توقعات وو ہغہ پورہ نہ شو، نو ما ورتہ اووئیل سراج صاحب! یو محکمہ تا سرہ وہ چپی ہغپی تہ بینک آف خیبر وائی او یو محکمہ ما سرہ وہ چپی ہغپی تہ محکمہ مال وائی او د ہغپی اہلکاران زیادہ تر پتواریان دی، نو کوم مراعات چپی تہ بینک آف خیبر ملازمین لہ ورکوی او د دپی وجہ نہ ورکوی چپی دوئی سرہ د قوم خزانہ دہ نو دوئی سرہ کومپی اثاثی چپی دی نو ہغہ د خیبر بینک د خزانہ نہ خو خہ کم قیمت نہ لری، نو د دپی دا مطلب دے چپی تہ پیشو وری ہم ساتی او ہغپی پہ غارہ کبئی تہ وازگہ ہم اچوی او دا ہم وائی چپی دا بہ خوری نہ، نو دا بہ زہ خنگہ منع کوم؟ (تھقے اور تالیاں) نو لہذا خبرہ دا دہ جی چپی پہ دپی باندی غور پکار دے او انتہائی سنجیدگی سرہ غور پکار دے او دا کمپیوٹرائزڈ خبری کیری جی، دا خودا زمونر۔ پہ وخت کبئی ہم اووئیلی شو چپی مونر۔ دا کمپیوٹرائزڈ کولے شو او بیا مونر۔ یو مباحثہ کبئی بیا پہ دپی باندی کوشش او کرو بیا وائی دلته دا کیری نہ، خہ پکبئی نوی اصطلاحات دی او دا پہ ہندوستان کبئی کمپیوٹرائزڈ شوے دے، مونر۔ ہلتہ اولیری۔ مونر۔ ہلتہ اولیرل، بیا مونر۔ ہغوی تہ اووئیل چپی دپی خائے کبئی پیسنور کبئی یو تکرہ وپی چپی مونر۔ دا بہ دیو نمونہ، ما دل پہ شکل باندی اخلو، نو لہذا دا خبری خودا دیری زیاتہ دی جی لیکن پہ دپی باندی سنجیدگی سرہ غور پکار دے او ورسرہ ورسرہ اخر کبئی زہ بہ یو عرض کوم چپی دغہ محکمہ مال کبئی چپی کلہ د ناگہانی آفات دوجہ نہ یا مطلب داسی حالاتو کبئی چپی کوم خلق وفات کیری او یا وژلی کیری نو پہ دیکبئی عام طور باندی ہغہ لریزیات چپی کوم د معاوضی حکومت امدادی طور باندی ورتہ اعلان کوی نو پہ دیکبئی فرق وی جی، او دپی سرہ نور خہ نہ کیری خو لیکن دغہ فرق باندی مخکبئی نہ ہغہ انسان دا تصور کوی چپی زما قیمت ئے کم اولگولو یا زما درشتہ دار قیمت ئے کم اولگولو او د بل ہغہ ئے

زیات اولگولو، نو لہذا پنجاب کبني پانچ لاکھ ورکوی او دلته کبني چي زمونڙ
 خوبنه شي نو مونڙ هلته کبني تين لاکھ ورکوؤ او چا ته چي ڊيره خوبنه نشي نو
 هغوی ته يو لاکھ روپي ورکوؤ نو لہذا زما به دا درخواست وی، چونکه
 انسانیت ټول يو شان دے، په ديکبني داسي تفاوت نشته، هغي باندي هغوی ته
 څه جنت نه جوړيږي، نو لہذا کم از کم حکومت د دا تفاوت ختم کړي چي څومره
 کسانو ته په دغي کبني دوي امداد ورکوي او د امداد مستحق کيږي نو هغوی د
 پاره د يو شان ورکړي او اخر کبني به دا عرض کوم جي چي دغه محکمه کبني د
 تيرينگ نه وروستو دا بهرتي کيږي جي او کوهستان چونکه ډير دور افتاده علاقه
 ده، ناگهاني آفات چي کله راځي نو هغه ځائے نه شروع کيږي، هغه بندوبستي
 علاقه نه ده ليکن کم از کم چي يونين کونسل په سر د يو يو پتواري بندوبست
 او کړلے شي۔

جناب سپيکر: واپس واخستو؟

جناب مھر عصمت اللہ: واپس دے، واپس دے۔

Mr Speaker: Okay, withdrawn.

(Applause)

جناب سپيکر: مولانا مفتي فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتي فضل غفور: بسم الله الرحمن الرحيم۔ شکرية جناب سپيکر۔ د ريونيواينډ
 استيټ ډيپارټمنټ د کټ موشن په حواله باندي لکه څه رنگ چي معزز اراکين
 اسمبلي په دغه حواله د خپلو تحفظاتو اظهار او کړو نو يقيناً زمونږ په معاشره
 کبني چي خلق د کومو رواياتو نه، د کومو خبرو نه تنگ وو او د Change يا د
 تبديلي يو فيصله ئے کړي ده نو په هغي کبني يو محکمه چي د هغي اثر په پبلک
 او په عامو خلقو باندي دے، هغه هم دغه محکمه د ريونيواينډ استيټ ډيپارټمنټ
 ده۔ په ديکبني د ټولو نه يو غلط روايت هغه دا راروان دے چي د ډسټرکټ
 گورنمنټ چي کوم فنډ د انتقال فيس په شکل کبني پتواري حضرات وصولوي نو
 سرکاري ريت د هغي چار فيصد دے او دوي ورله خپل يو Traditional rate يو
 روايتي ريت مقرر کړے دے چي هغه پانچ فيصد دوي اخلي او برسرام ئے اخلي
 او د ډي سره سره د يو کيس په Deal کولو باندي هغوی دس پندرہ هزار روپي کم

از کم اخلی نو زما په خیال باندې په دې باندې د ډیر مضبوط چیک ضرورت دے او دا چې کوم 'احتسابی سیل' د صوبائی حکومت ماتحت جوړیږی نو هغې ته د یو دا خبره هم مخې ته کړلې شی چې خلق د انتقال په وخت کښې چې د خپلو زمکو قیمتونه لیکي نو عموماً هغه قیمتونه بوگس وی، هغه کم وی چې په هغې سره حکومتی خزانې ته کافی نقصان وی، لهدا د علاقې د روایاتو نه چې کوم کم قیمت لگیدلے وی نو په هغې باندې د مضبوط چیک وساتلے شی او نظر د وساتلے شی او ورسره ورسره په پبلک کښې د Awareness د پاره او د بیداری د پاره د هر پتوار خانې نه بهر یو بورډ آویزاں کړلے شی چې په هغې دا خبره لیکلې وی چې سرکاری ډسټرکټ گورنمنټ فیس د انتقال هغه صرف او صرف چار فیصد دے، سیوانی هیخ یو پتواری ته د هغې د اخستلو حق نه دے حاصل، نو په عوامو کښې به کم از کم په دې سره یو بیداری پیدا شی او چونکه په دغې محکمه کښې خو خرابی ډیرې زیاتې دی خو ماشاءالله زه چې د دې یو Energetic منسټر صاحب ته گورم نو ان شاءالله چې بنه پر عزم دے او زما په خیال ماته یو شعر را یاد پری په تخیل کښې، وائی:

مور ورته وئیل چې دا اوږدې سڼې وړې کړه زویه

ده ورته وئیل چې دا فیشن ټوله دنیا خوبنوی

مور ورته وئیل چه دا کاره بریتان وار په کړه زویه

د ورته وئیل چې په کبرو به زه کاره سموم

(تقیه اورتالیاں)

مولانا مفتی فضل غفور: زه د دغه شعر سره خپل کټ موشن واپس اخلم۔ ډیره ډیره مننه۔

جناب سپیکر: نوابزاده ولی محمد خان۔

نوابزاده ولی محمد خان: بسم الله الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر صاحب! یقیناً چې د دې محکمې کارکردگی خو درست نه ده خو د افسوس خبره دا ده چې زمونږ څومره ایم پی ایز دی نو دوی ورته ځان رسوی او هغوی ئے سفارشونه کوی او خپل کارونه هم په هغوی باندې کوی او دوی بره ټول کسان رضا ساتی او پتواری ته ټول خلق هم محتاجه وی او ټول افسران پرې هم کارونه کوی ځکه چې ټولې

مسئلہ ہغوی سرہ وی، د خلقو د زمکې مسئلہ دہ کہ د پومیسائل مسئلہ دہ، کہ چرتہ خومرہ منسیران دی، دا ټولې مسئلې د هغوی دی، کہ چیف منسیر دے کہ خہ دے چپې خومرہ پورې مطلب کہ تحصیلدار دے کہ پی سی او دے، اسسٹنٹ کمشنر دے کہ خہ دی، دا ټول انفارمیشن، دا چپې خہ خبرې دی دا ټول هغوی ته وائی چپې بهی دا اطلاع گانې او دا هر خہ تاسو کوئی، نو دغه غریبانان عوام ته وزگار نه وی او دوئی کہ پیسې نه اخلی نو دغه ہم د دوئی مجبوری دہ چپې دوئی ته مطلب دا دے دغه اخراجات نه ملاویزی نو لہذا چپې کوم د دوئی د پاسہ افسران دی نو د دغې سداباب د اوشی چپې یرہ مطلب دا دے دوئی ته دا اوشی چپې بهی چپې دا پتواری چپې کومې پیسې اخلی کہ چرتہ دے دې اطلاع گانولہ د چا نه اخلی یا کہ خہ د وجہ نه اخلی نو اصلی خبرہ دا دہ چپې د پاسہ نه دوئی ته ہدایات اوشی چپې دا مطلب دا دے چپې منع شی نو پتواری ان شاء اللہ تعالیٰ زہ دا وایم چپې دومرہ پیسې بہ یا کرپشن دے نہ شی کولے۔ بقایا د کمپیوٹرائزڈ سسٹم خبرہ دہ نو پکار خو دا دہ چپې دا پہ یو پشاور کبھی نہ کیڑی، دا پہ هر یو ضلع کبھی اوشی او ټول نظام دې سرہ بہ بنہ شی، چا ته بہ تکلیفات نہ وی ولې چپې کہ پتواریانو ته تکلیفات نہ وی نو نورو خلقو ته بہ ہم تکلیفات نہ وی او د هغوی دا وخت بہ نہ ضائع کیڑی، نو کہ پہ دغه صورت بانڈې منسیر صاحب مونبر لہ د دې تسلی را کوئی کہ نہ وی نو زما خو دې ټول ایوان ته ولې چپې دا عوامی مسئلہ دہ بلکہ دا ایوان د دې نہ ہم خلاف مطلب دا دے نہ دے، دا ہم پہ دیکبھی دوئی راخی نو لہذا کہ منسیر یقین دہانی رانکر لہ نو پہ دې د بیا ووټنگ اوشی۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد شیراز۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ دور میں سب سے زیادہ جس محکمے میں اصلاح کی ضرورت ہے، وہ محکمہ مال ہے۔ جس طرح باقی اضلاع میں ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کیا جا رہا ہے اسی طرح صوابی میں بھی اس ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کیا جائے۔ اگر وزیر مال مجھے یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اس میں صوابی کو بھی شامل کیا جائے گا تو میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم گلہت یا سبین اور کرنی۔

محترمہ گلہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر، یہ تو شکر ہے کہ میں نے کٹوتی کی تحریکیں دی ہوئی ہیں تو کم از کم جب تک اجلاس ختم نہیں ہوتا تو مجھے بولنے کا موقع متواتر ملتا رہے گا کیونکہ یہاں سے نام میرا کٹ نہیں سکتا۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس مسئلے پر بات نہیں کرونگی، میں اپنے اسی پوائنٹ آف آرڈر کو یہاں پر لیکر آؤنگی کہ ہم یہاں پر گڈے گڈیوں کی شادیاں رچانے کیلئے نہیں آتے ہیں، ہم یہاں پر عوامی مسائل لیکر آتے ہیں اور اس کیلئے ہمیں ہر دن کسی نہ کسی بندے نے اٹھ کر پوائنٹ آف آرڈر پہ بہت سیریس بات بھی کرنا ہوتی ہے کیونکہ ہمارے مسائل جو ہیں، ہمیں یہاں پر عوام نے بھیجا ہے کہ آپ ہمارے مسائل کی بات کریں اور اگر وہ کسی اور طریقے سے نہیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوگی اور جناب سپیکر صاحب! یہ ہماری جو اسمبلی کی روایات ہیں تو ان روایات کے مطابق میں صرف، چونکہ آج چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان کے نالج میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ پارلیمانی پارٹی میں یہ فیصلہ کریں کہ آپ بھی انہی کی پارٹی کا ایک حصہ ہیں اور سپیکر ہیں تو یہاں پر روایات یہ ہوتی ہیں کہ جب کوئی ایم پی اے شہید ہو جاتا ہے تو اسی دن صرف اس کیلئے دعا ہوتی ہے اور ہاؤس Adjourn ہو جاتا ہے، اس میں پھر اور کوئی بزنس نہیں ہوتی لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی ہے کہ ہم اپنے Colleagues کیلئے اتنے بے حس کیوں ہو گئے ہیں کہ ہم ان کیلئے ہاؤس تک Adjourned نہیں کر پائے؟ پھر دوسری بات جناب سپیکر، یہاں پر یہ ہے کہ عمران خان شہید جو ہے، وہ آپ کے یہاں مردان سے اس کا تعلق تھا، شہید ہوا، اس کے ساتھ قیامت اس پورے گاؤں پر ٹوٹی اور وہاں پر ابھی تک ان کیلئے کسی قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا کہ ان کو یہاں اسمبلی کا جو ممبر ہے، اس کیلئے پہلی گورنمنٹ نے جو اقدامات اٹھائے تھے، وہ سی ایم صاحب گئے ہیں شاید انہوں نے بھی کوئی بات نہیں کی ہے جبکہ پہلے ایم پی ایز کیلئے ہو چکا ہے، جناب سپیکر صاحب! اس میں ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ فوری طور پر اقدام کرے اور دوسری بات جو پورے صوبے کیلئے ہے کہ پہلے پانچ لاکھ روپے جو ہیں، کوئی بھی شہید ہو جاتا تھا یعنی سو ملین میں تو ان کو پانچ لاکھ روپے ملتے تھے لیکن ابھی وہ آپ لوگوں نے گھٹا کر تین لاکھ روپے کر دیئے ہیں تو جناب سپیکر صاحب! پھر اس کو بھی ختم کر دیں، جن کے لوگ چلے جاتے ہیں تو وہ لوگ زندگی گزار لیتے ہیں، تو اس کو بھی پھر ختم کر دیں یا اس کو وہی پانچ لاکھ

روپے پر رکھ دیں اور باقی رہ گئی پٹوار خانے کی بات تو اس پر میں سمجھتی ہوں کہ میرے تمام Colleagues نے اتنی زیادہ بات کر لی ہے کہ پٹواری، پٹوار خانہ جو ہے میرا خیال ہے کہ ہر پٹواری اپنے اپنے علاقے کا چیف منسٹر ہی ہے، ایم پی اے چیف منسٹر نہیں ہے، پٹواری اپنے اپنے علاقے کے چیف منسٹر ہیں اور جس حلقے میں وہ ہے وہاں پر اس کی اتنی زیادہ چلتی ہے کہ وہ تمام لوگوں کو بائی پاس کر دیتا ہے اور یہاں پر میں نے یہ بار بار بات سنی ہے کہ ہمارے تمام منسٹرز جو ہیں، وہ آج بھی بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ 90 دن میں ہم یہ تمام مسائل حل کر دیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! 90 دن میں تو کچھ دن کم ہو گئے ہونگے تو آپ مہربانی کریں کہ اس 90 دن کو تھوڑا سا گھٹا کر یہ کہیں کہ ہم دو مہینے میں کر دیں گے، 60 دنوں میں کر دیں گے، 55 دنوں میں کر دیں گے کیونکہ یہ تو اجلاس چلتا رہے گا اور آخر تک یہ کہتے رہیں گے کہ 90 دن، 90 دن، تو جناب سپیکر! اس پر ہم نے بہت Effort کی کیونکہ محکمہ مال کا مطلب کیا ہے؟ مال، تو مال کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگ اس میں مال بناتے ہیں اور یہ نیچے سے لیکر، یعنی انہوں نے اپنے منشی رکھے ہوئے ہیں اور منشی سے لیکر اوپر تک یہ پیسے جاتے ہیں، حالانکہ یہ دس سال، یہ گیارہواں سال ہے الحمد للہ اس اسمبلی میں میرا، کبھی پٹواری اور تحصیلدار اور ان لوگوں کیلئے، یہاں پر ہاؤس میں اگر پہلے منسٹر تھے تو وہ بھی یہ بتا سکتے ہیں، کبھی گئی نہیں ہوں لیکن بات یہ ہے کہ یہاں پر ان کی پوسٹنگز کیلئے ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپے، ایک بندہ کہتا ہے کہ مجھے جی یہ One ٹکڑا دیدیں اور دوسرا کہتا کہ مجھے Two ٹکڑا، دو ٹکڑا دیدیں، اس میں پیسے زیادہ ہیں تو جناب سپیکر! یہ پٹواریوں کی صوابدید پر نہیں ہونا چاہیئے، یہ منسٹر کی صوابدید پر ہونا چاہیئے کہ وہ اس کو کونسی جگہ، کیونکہ وہ گورنمنٹ کے ملازم ہیں تاکہ وہ وہیں پر بیٹھیں اور اپنا کام ایمانداری سے کریں۔ اگر یہ یقین دہانی آجاتی ہے اور باقی رہ گیا کمپیوٹر سسٹم، سر، اس پر ذرا سا کہیں یہ ایک Error آجائے تو وہ سارا کچھ اڑ جائے گا، ہر بندہ بے زمین ہو جائے گا، کسی کے پاس اگر دو فٹ زمین بھی ہوگی۔ تو اس کیلئے یہ ہے، اگر یقین دہانی کرائیں گے تو اس کو میں واپس لے لوں گی، اپنی کٹوتی کی تحریک کو Otherwise میرا تو جی چاہ رہا تھا کہ پورا بجٹ ہی اس میں لکھ دیتی کہ اتنے کروڑ روپے اتنے ارب روپے اس میں سے کاٹ لیے جائیں۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب علی امین خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ میں تمام معزز اراکین اسمبلی کے تحفظات کو سننے کے بعد اس حوالے سے اور جن لوگوں نے اپنی کٹ موشنز واپس لے لی ہیں، ان کا شکر

گزار ہوں اور جنہوں نے اچھے اچھے مشورے دیئے ہیں، ان شاء اللہ ان پر عمل بھی ہوگا۔ باقی جہاں تک ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ پیچھے سے آرہا ہے، آپ کو معلوم ہے کہ اس میں بہت سے مسائل جو آپ نے خود اجاگر کئے ہیں، کچھ مسئلے ایسے ہیں جو آپ نے اجاگر نہیں کئے لیکن دل میں سب کو معلوم ہے کہ پٹواری کو بادشاہ بنانے والا کون ہے؟ پٹواری کو بادشاہ بنانے والے ہم لوگ ہی ہوتے ہیں، اس کی بادشاہت کو ختم نہیں کرتے لیکن نعرے مارتے ہیں اخباروں میں اور ٹی وی پر اور چینلوں پر کہ جی پٹواری کلچر ختم کیا جائے۔ پنجاب میں 1988 سے اب تک اربوں روپے لگ چکے ہیں اس چیز کے اوپر لیکن وہاں پر بھی یہ چیز ناکام ہوئی ہے، ان شاء اللہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں اس بات کا کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میں یہ اتنا کوئی انہونا کام نہیں ہے، Impossible نہیں ہے، یہ ان شاء اللہ، ہم ہمیشہ ٹاسک لیتے ہیں اور ان کو پورا کرتے ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ کمپیوٹرائزڈ نظام ان شاء اللہ اسی گورنمنٹ میں ہی ہوگا اور آپ سے بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو 89 دنوں میں، 90 دنوں میں نہیں 89 دنوں میں، (تالیاں) جو ٹکڑا One، Two، Three جس کی بہت شکایات آرہی ہیں، جن موضوعوں کی بہت شکایت آرہی ہے اور کروڑوں روپے کی باتیں ہوتی ہیں، اس کے بارے میں پہلے پہلے ان شاء اللہ وہ 30 موضوعوں میں آپ کو 89 Days کے اندر کمپیوٹرائزڈ کر کے دوں گا تاکہ یہ جو رشوت کا بازار گرم ہے جن بڑے بڑے موضوعوں میں، وہاں پر پہلے پہلے سٹارٹ لیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ سات اضلاع میں ان شاء اللہ یہ کام شروع ہونا ہے جس میں ایبٹ آباد، مردان، بونیر، پشاور، کوہاٹ، بنوں اور ڈی آئی خان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سی ایم صاحب کے احکامات کے اوپر ہم باقی ضلعوں میں بھی ان شاء اللہ اس کو شروع کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ چار سہ میں UN-Habitat کے تعاون سے یہ کام شروع ہے، کافی حد تک ہو بھی چکا ہے، اس پر سرکار کا کوئی ایک روپیہ بھی نہیں لگا، اب تک اس کو UN-Habitat والے کر رہے ہیں ان شاء اللہ اور اس میں بھی کافی کام ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ کافی امید ہے، آپ لوگ اگر دیکھنا چاہتے ہیں کام کی نوعیت کو تو آپ بالکل آئیں، ہم آپ کو Presentation دیں گے، جو ہمارے ساتھ کام کر رہی ہیں کمپنیز، ان سے آپ بریفنگ لے سکتے ہیں۔ Monday کو میرے آفس میں ایک بریفنگ ہے اس حوالے سے، آپ آسکتے ہیں You are most welcome، مشورہ دیں ہمیں، آپ کے مشورے کے ساتھ چل کر

ہم ختم کریں گے ان کو اور ان شاء اللہ اس کے علاوہ جو Settlement کی بات ہو رہی ہے، لیٹ آباد میں اس میں جتنی بھی تعیناتی ہوئی تھی Surveyors کی، وہ سارے آرڈرز کینسل ہو چکے ہیں اور جہاں تک ابھی کمپیوٹرائزڈ نظام کا تعلق ہے، اس میں تھوڑا تاخیر لگے گا، آپ سب کو معلوم ہے کیونکہ یہ بہت ٹیکنیکل ہے اور تھوڑی سی غلطی بھی اس میں بہت بڑا نقصان دے سکتی ہے، اس کیلئے شروع میں اس کو مکمل ہونے تک ہم لوگ اس پٹواری کلچر سے خاتمے کیلئے ایک ایسا نظام بنا رہے ہیں جس کے اندر آپ کو پٹواری کو پیسے نہیں دینا پڑیں گے، آپ کو بینک میں چالان جمع کرانا پڑے گا۔ اس کے علاوہ جو بھی انتقال ہوگا، اس کا ایک فارم ہوگا جو کہ پٹواری سے لیکر کمشنر تک Signed ہوگا اور ویب سائٹ پر بھی وہ آئے گا آپ کے پاس، آپ چیک کر سکتے ہیں اس کو اور خدا نخواستہ اس میں اگر کوئی غلطی آتی ہے تو اس میں پٹواری کو نہیں نکالا جائے گا، اوپر والے افسر کو نکالا جائے گا کیونکہ آپ سب کو یہ معلوم ہے کہ پٹواری اگر کھاتا ہے تو کسی کیلئے کھاتا ہے، کسی کو کھلاتا بھی ہے ساتھ، تو میں اس میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاؤنگا، آپ سب شکر ہے ماشاء اللہ کافی سمجھدار ہیں اس معاملے میں، لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس بات کا کہ پٹواری کلچر کا خاتمہ ہم ہی کریں گے کیونکہ اب تک اس کلچر کا خاتمہ اس لئے نہیں ہوا کہ جو بھی اس کا خاتمہ کرے گا، اس کی جیب خالی ہو جائے گی، تو ہماری جیبیں شکر ہے پہلے سے بھری ہوئی ہیں، میں اس فلور پر آپ کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ آپ سب جتنے بھی ممبر بیٹھے ہیں، آپ لائیں کہ جو بندہ کرپشن کر رہا ہے، ثبوت ساتھ لائیں اور ثبوت لانے کے بعد اگر ہم اس کو نہیں نکالتے تو پھر سمجھ جائیں کہ ہم کرپٹ ہیں۔ اگر ہم عمل کرتے ہیں تو اس کے بعد ان شاء اللہ ہمیں ایک موقع دیں، ابھی ہم نئے نئے یہاں پر آئے ہیں، ان شاء اللہ ایک جنون کے ساتھ آئے ہیں، بڑا اعتماد ہمارے اوپر کیا گیا ہے، یقین دلاتے ہیں آپ کو ان شاء اللہ کہ یہ نظام بالکل ٹھیک ہو جائے گا اور اس سے پہلے ہی آپ کو ان شاء اللہ ہم ایسے اقدامات کر لیں گے کہ کنٹرول ہو جائے گا بہت زیادہ۔ باقی جو تحفظات آپ کے ہیں، ان شاء اللہ مزید جب رابطے میں ہمارے ساتھ رہیں، ہم کلیئر کریں گے ان شاء اللہ ان کو اور یہ ہمارے سی ایم صاحب کی ہدایت پر بورڈ آف ریونیو کے سیکرٹری کی نگرانی میں ایک Complaint Cell بھی قائم کیا ہے اس کا یہ نمبر ہے 9210553، یہ اپنے حلقوں میں آپ دے سکتے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کے حلقوں کیلئے ضلعوں میں بھی ہمارا جو AC ہے، وہ اس شکایت سیل کا انچارج ہم نے مقرر کر کے،

وہاں پر بھی ہم کام کر رہے ہیں، آپ سب لوگوں کے تحفظات، اور بھاشا ڈیم کے حوالے سے جو بات ہے، اس میں جو رقم رکھی گئی ہے، وہ دیا میر اور چیلا اس کی زمین کے ریٹ کے مطابق رکھی گئی ہے اور اس کے علاوہ پٹواری کے اس نظام کو ختم کرنے کیلئے یہ کل ہی ہماری میٹنگ ہوئی ہے اس پر، اور ہم ایک Revaluation of land کر رہے کیونکہ ہماری زمینوں کے جو ریٹس ہیں، وہ بہت غلط لکھے ہوئے ہیں اور اس کی وجہ سے سرکار کو ٹیکس بہت کم آرہا ہے تو ان شاء اللہ اس کیلئے اگلے مہینے ہم ٹینڈر دے رہے ہیں، کمپنیاں آرہی ہیں، وہ اس ساری زمین کے ریٹ کو دوبارہ Revaluate کریں گی اور اس کے بعد ان شاء اللہ ایک تو ہمارا ریونیو بھی جزیٹ ہو گا اس سے اور یہ جو پٹواری کلچر میں آپ سے ریٹوں کی وجہ سے رشوت لی جاتی ہے، وہ ختم ہو جائے گی۔ میری گزارش ہے آپ سے کہ ان شاء اللہ ہر قسم کے، جس طرح بھی اقدامات ہونگے، آپ ہمارے ساتھ چلیں گے، اس میں آپ کے مشورے پر عمل کیا جائے گا اور آپ اپنی کٹ موشنز واپس لیکر ہمیں کام کرنے کا موقع دیں، ان شاء اللہ ہم آپ کی امیدوں پر پورا اتریں گے، ان شاء اللہ۔ شکر یہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات صاحب! آپ نے وہ۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: واپس مہی و اخستو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: جی جناب سپیکر، میں واپس لیتی ہوں اپنی کٹ موشن۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ محمد رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: میں Withdraw کرتا ہوں سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdrawn۔ نوابزادہ ولی محمد خان۔

نوابزادہ ولی محمد خان: واپس لے رہا ہوں جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question -----

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Oh sorry, sorry.

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب! آپ اکثر خواتین ممبرز کو بھول جاتے ہیں۔ سر، ہم لوگ

خواتین ہیں، پہلے سراج الحق صاحب نے ہمارے لئے الگ اسمبلی کی بات کر لی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا تھا، آپ نے کہا تھا کہ میں مشروط طور پر واپس لیتی ہوں۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جی، لیکن جناب سپیکر! یہ ہے کہ پہلے سراج الحق صاحب نے الگ اسمبلی کی بات کر لی

اور پھر اسکے بعد ابھی خواتین کو بھولنا، تو دیکھیں نا وہ کہتے ہیں، عورتیں جو ہیں، علامہ اقبال صاحب نے کہا

ہے کہ ان سے تو کائنات میں رنگ ہوتا ہے جی، عورتوں کی اگر نمائندگی نہ ہو، عورت بات نہ کرے، بولے

نہیں، بہر حال میں واپس لیتی ہوں جی۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

جناب مظفر سید: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب مظفر سید صاحب۔

Mr. Muzaffar Said: Thank you, Janab Speaker. I want to move a resolution with the regard to proceeded load shedding by the NPCC, Islamabad, for which rule 124 may be suspended under rule 240 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Member to move his resolution.

Basically یہ ریزولوشن آئی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ NPCC مسلسل اسلام آباد سے بجلی بند کر رہا ہے اور جو یہاں پیسکو بھی بند کر رہا ہے تو تقریباً 20 سے لیکر 22 گھنٹے تک پہنچ جاتی ہے تو اس لئے قرارداد Move کی ہے۔ ہم نے پارلیمانی لیڈرز سے ریکویسٹ بھی کی تھی، اکبر حیات صاحب سے بھی بات ہوئی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کے حوالے سے یہ کہتے ہیں کہ ایک جوائنٹ قرارداد آجائے اسمبلی کی، (شور) دیکھیں میں ایک بات بتاؤں جی، محمد علی شاہ صاحب، محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب! کہ جوائنٹ قرارداد راولی نو اپوزیشن بہ ہم شی او تریٹری بنچز بہ ہم شی نو یو بنہ میسج بہ لار شی تولو تہ جی، جوائنٹ قرارداد بانڈی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب اسرار اللہ گنڈاپور، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر میں سمجھتا ہوں کہ جس مسئلے کو انہوں نے اس ہاؤس میں اٹھایا ہے، یہ یقیناً حل طلب مسئلہ ہے اور اس میں جو باقی پارلیمانی لیڈرز ہیں، اگر انکے خدشات ہیں تو جو انہوں نے ریزولوشن پیش کی ہے تو یہ اگر انکو اجازت دیں تو انکے Behalf پہ سب کی طرف سے یہ پیش کر رہے ہیں اور اگر Suppose اس میں کوئی امنڈمنٹس لار ہے ہیں تو یہ Propose کریں اور یہیں سے میرے خیال میں یہ سلسلہ چل سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں یہ ہو سکتا ہے، تھوڑا یہ بریک کے دوران، بریک کے دوران جو ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں، بیٹھ جائیں گے، ایک جوائنٹ ریزولوشن لائیں گے۔ فضل کریم صاحب۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب! پہ NPCC کبھی زمونر د صوبی نمائندگی داسپی پکار دہ چپی زمونر د صوبی چپی ہلتہ کوم ستیاف دے، کوم افسران دی نو ہلتہ زمونر د صوبی نمائندگی نشتہ نو پہ دپی ریزولوشن کبھی دا ہم ڈیکلیئر شی چپی زمونر د یو Concerned سرے چپی پہ یو مضبوطہ عہدہ بانڈی ناست وی نو

هغه به د دې صوبې تحفظ کوی ولې چې هلته په یو بتن باندې اووه گروونه بندیری او د هغې نوم د صوابی بتن، وائی چي صوابی کو بند کردو نو په یو خائے اووه گروونه بند شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ابھی روٹین بزنس چلائیں گے، بریک میں آپ لوگ بیٹھ جائیں گے، اس کیلئے ایک ڈرافٹ تیار کر لیں گے اور پھر۔۔۔۔۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی یوسف ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات: شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے ساتھی کا اور تمام دوستوں کا کہ یہ انہوں نے ایک بڑا Important issue takeup کیا ہے، میں اس ہاؤس کی وساطت سے کم از کم جس میں ہمارے صوبے کے عوام ہیں، انکو ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں، آپ کی طرف سے بھی اور اپنی طرف سے بھی، کہ یہ Purely hundred and one percent جو مسئلہ ہے، وہ مرکزی حکومت کا ہے، صوبائی حکومت کا کام ہے کہ ان پر پریشر ڈالے، ان کو ریویو کرے، جو تکلیفیں ہمارے لوگ ادھر سہ رہے ہیں لیکن ایک غلط تاثر دیا جاتا ہے کہ جیسے یہ لوڈ شیڈنگ جو دس دس دفعہ دن میں ہو رہی ہے، یہ کوئی صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے یا انکے اختیار میں ہے۔ تو کم از کم ایک چیز واضح ہونی چاہیے لوگوں کو اس صوبے کے، کہ یہ Purely ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہے اور یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جو صوبہ سب سے زیادہ بجلی اس پاکستان میں Produce کرتا ہے، اسکو جو محروم کر رہے ہیں، یہ انکی اپنی ذمہ داری ہونی چاہیے اور انکو اپنی یہ ذمہ داری محسوس ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بس آپ ایک بات کر لیں گے پھر اسکے بعد روٹین بزنس پر چلے جائیں گے۔ میں آپ کو موقع دے رہا ہوں، میں صرف اتنا عرض کروں، میں آپ کو موقع دے رہا ہوں، میں موقع دے رہا ہوں، میں صرف اتنا عرض کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ نہ وہ جواب دیدیں، میں آپ کو روک نہیں رہا۔ ہاں سردار صاحب۔

جناب سردار حسین: زہ سپیکر صاحب! دا یوہ ډیره اہمہ خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب! میرے خیال میں وہ جواب دیدیں گے، اسکے بعد آپ کر لیں گے۔

سردار اور گلزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ واقعی بہت بڑا مسئلہ ہے، نہ صرف صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کیلئے بلکہ پورے پاکستان کے عوام کیلئے ایک سنگین مسئلہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجلی کا مسئلہ اگر، خواہ وہ مرکزی حکومت ہو خواہ وہ صوبائی حکومت ہو، حل ہو جائے تو تقریباً پاکستان کے عوام کے 80% مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اب یہ جس طرح محترم یوسف ایوب صاحب نے بات کی ہے کہ یہ صوبے کا مسئلہ نہیں ہے مرکز کا مسئلہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس طرح لوگوں کو لولی پاپ نہیں دکھا سکتے، ان کو اس طرح آپ مطمئن نہیں کر سکتے ہیں کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے، یہ مرکز کا مسئلہ ہے۔ مرکز والے یہ کہیں کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے، (تالیاں) یہ صوبے کا مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب! عوام نے، خیبر پختونخوا کے لوگوں نے پی ٹی آئی کو بہت بڑا مینڈیٹ دیا ہے، تحریک انصاف کو جو مینڈیٹ دیا ہے، آپ، وزیر اعلیٰ صاحب اور آپ کی کابینہ اس مسئلے کو اٹھائیں، مرکزی گورنمنٹ سے آپ مطالبہ کریں، اگر وہ آپ کے کسی جائز مطالبے کو نہیں مانتے ہیں تو ہم بھی آپ کا ساتھ دیں گے، ہم خیبر پختونخوا میں رہتے ہیں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مہربانی۔

سردار اور گلزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، یہ صوبہ خیبر پختونخوا بجلی پیدا کرنے والے صوبوں میں سب سے اہم Role play کرتا ہے، آپ اور وزیر اعلیٰ صاحب اور اسکی پوری ٹیم یہ عہد کریں ادھر اسمبلی کے اندر، ہم اس وقت کسی دوسرے صوبے کو بجلی سپلائی نہیں کریں گے جب تک خیبر پختونخوا کی ڈیمانڈ پوری نہیں ہوتی ہے، ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن آپ یہ بات کہہ کر لوگوں کو مطمئن نہیں کر سکتے کہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے کیونکہ مرکز زیادتی کرتا ہے، کسی ڈویژن کے ساتھ یا کسی صوبے کے ساتھ، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے، ہم اسکو Takeup کریں گے اور ہم آپ کا ساتھ دیں گے، آپ یہ بات برائے مہربانی آئندہ نہ کہیں کہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے، آپ یہ کہیں کہ ہم مرکز کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کروانے کی کوشش کریں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: سردار بابر صاحب، Okay۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔ سا رہی چھ بجی بہ وفقہ کوؤ د مونخ د پارہ او د چائے د پارہ۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، مونر خود ہغہ آنریبل ممبر شکریہ ادا کوؤ د حکومتی، چي د بجلی پہ دې دومرہ اہمہ مسئلہ باندي ہغوی قرارداد دلته راوړو او د دې صوبې او د دې اسمبلی روایات چیف منسٹر ناست دے، ہغہ دا پاتې شوی دی چي د دې صوبې چي کوم مسئلہ وی، کومہ اہمہ مسئلہ وی نو دا ټول ہاؤس چي دے، دا سکندر خان ہم دلته ناست دے، متفقہ قرارداد د ټولو پارټو پارلیمانی لیڈران جوړ کړی قرارداد، پہ ہغې باندي ټول دستخطي وکړی، ہغہ راشی۔ سپیکر صاحب! زمونږ د دې حکومت پہ نیت باندي شک نشته خودا د دې مسئلو د Highlight کولو یا د دې مسئلو د حل کولو طرف ته دا Approach چي دے، دا Approach د صوبې پہ مفاد و کبني نہ دے۔ سپیکر صاحب! تاسو Rule ہم Relax کړو او کہ مونږ مداخلت نہ کوؤ، نن بیا حکومت دې صوبې له دا میسج ور کول غوښتل چي د دې صوبې پہ دې دومرہ اہمہ مسئلہ کبني خدائے مه کړه دا اپوزیشن د حکومت ملگرے نہ دے۔ سپیکر صاحب! زہ ډیر پہ معذرت سره دا خبره کوم چي زمونږ کوشش دا دے چي دا اسمبلی ہم اوچلیږی، زمونږ کوشش دا دے چي د دې صوبې کومې مسئلې دی، د هغې د ادراک او د هغې د حل طرف ته مونږ ټول متفقہ لاړ شو خو کہ د حکومت دا Approach وی، د حکومت پہ وزیرانو کبني برداشت نشته، د مسائلو د حل طرف ته د هغوی Approach ہم دا دے نو سپیکر صاحب! زہ بیا نن دا خبره واضح کول غواړم چي بیا بہ دا زمونږ نہ نہ وړانږی دا بہ د حکومت نہ وړانږی او زہ پہ دې خبره ہم نن ډیر زیات خوشحاله یم سپیکر صاحب، (تالیال) زہ نن پہ دې خبره باندي ہم زیات خوشحاله یم چي نن د حکومت یو غړے پاشی او د دې ټولې صوبې خلقو ته دا خبره کوی چي دا مسئلہ د صوبې نہ دے، زہ باور درکوم دې ټول حکومت له سپیکر صاحب، چي د صوبې پہ هره مسئلہ کبني، دا کہ د لوډ شیدنگ مسئلہ دے، دا کہ د امن و امان مسئلہ دے، دا کہ د بیروزگاری مسئلہ دے، د دې صوبې د خلقو ترلے هره مسئلہ چي دے، چي تاسو سپیکر صاحب! حکومت یو قدم رامخکبني کبړی، زہ پہ فلور آف دی ہاؤس دا خبره کوم چي

مونڊر به پينڻه قدمه مخڪينې درڇو (ٽالين) خود هغې سره ٽرلے دا خبره كوم چي په نيت ڪينې كوم فتور په لږو ورځو ڪينې د حڪومت وينو، ماته په دې باندې ډير زيات افسوس دے سپيڪر صاحب۔ نو سپيڪر صاحب! تاسو نه هم دا طمع كوم چي بيا بيا دا Repeat كول نه غواړم خو مونږ محسوسوؤ دا چي د دغه څائے هم هغه طرف ته ډيره زيات توجه ڪيري او دې طرف ته توجه چي ده، هغه ڪمه ڪيري۔ سپيڪر صاحب! زه به تاسو ته هم دا خواست كوم چي دا خلق چي دي، دا ستاسو د ډيري توجه طلب ګار دي او مستحق دي، هغه خلق دومره طلب ګار او مستحق نه دې څومره طلب ګار او مستحق چي دا خلق دي۔ زه به ستاسو نه هم دا طمع كوم چي دې خلقو ته به ډيره زياته توجه وركوي سپيڪر صاحب۔ ډيره زياته مهرباني۔

جناب سپيڪر: يو وضاحت كوم، چيف منسٽر صاحب خبره ڪوي، دلته زمونږه معزز ممبر دے، اڪبر حيات خان سره ما په چيمبر ڪينې خبره وکړه چي تاسو اپوزيشن پارليمانی ليډرز سره خبره وکړي چي دا مونږ يو جوائنټ دغه موؤ کړو په دې باندې او اڪبر حيات صاحب دا ذمه واري واخستله چي زه څومره اپوزيشن ليډرز دي، پارليمانی ليډرز دي، هغوی سره زه خبره كوم خو ما ته پته نشته چي دوي سره تاسو خبره کړي ده، نه ده کړي؟ هغوی سره ئے خبره کړي وه۔ زه چيف منسٽر صاحب ته خواست كوم چي خپل نقطه نظر پيش کړي۔

جناب پرويز څنگ (وزير اعليٰ): جناب سپيڪر صاحب! د ټولو نه اول خو اورنگزيب صاحب خبرول هم غواړم او پوهه كول هم غواړم، بابڪ صاحب هم پوهه كول غواړم چي اول خو خپل Constitution وگوري، په ديڪيني Straightaway Article 74 لاندې راغلي دي۔

Government نو دا خو زما خيال دے هر تعليم يافته سړي ته هم پته ده چي دا واپدا يا اليڪټريسيټي يا گيس دا وفاقي کار دے او هغوی به دا مسئله حل ڪوي، مونږه هغوی سره تعاون کوؤ۔ صوبائي حڪومت خودا دے چي مونږ زيات نه زيات په دغه Electric power ته دغه وکړو خودي وخت ڪينې مونږ په Hydle power باندې لگيا يو، Solar باندې لگيا يو او ان شاء الله دوه درې مياشتي

کبني دننه به مونږ تاسو ته او بنايو، Atleast چار، پانچ هزار ميگاواټ سکيمونه مونږ روان کړي دي، په هغې ډونرز هم راروان دي، هغه به کوو. د دې نه مخکښې هم پکار وه چې دلته کبني دا کار شوه وې نوزه خود بابک صاحب په دې خبره حيران شوم چې يره زمونږ رويه خرابه ده، مونږ خو ترننه پورې په هر څه کبني تعاون کوو، مونږ خوستاسو هره خبره اورواو کوم ځائے کبني په هغې کبني Change غواړي، مونږ لگيا يو په هغې کبني Changes هم کوو او که تاسو په يوه خبره دومره خفه شئ، نه ده دا د دې صوبې خبره، دا د وفاق خبره ده، هغوی پکار دے ترننه پورې، زمونږ 13 پرسنټ شيئر دے، څومره چې روزانه بجلی په دې صوبه کبني، ملک کبني پيدا کيږي، ترنن پورې مونږ ته 13 پرسنټ شيئر هم پوره نه را کوي. زما د وفاقى وزير سره د واپدې خبرې شوې دي، زما سيکرټري واپدا سره خبرې شوې دي، ما هغوی نه شيډول غوښتے دے، شيډول راواستوي، شيډول ئے مونږ ته راواستولو، په خپل شيډول هم Implementation نه کوي، هلته نه بجلی بنده کړي نو مونږ څه چل وکړو چې شيډول هم راته را کړي، په هغې عمل نه کوي، مونږ ته خپله حصه هم نه را کوي او بيا به هم مونږ وايو چې دا زمونږ کار دے؟ زمونږ کار خودا دے چې واپدې منستر صاحب سره زما دوه ځله خبرې شوې دي، سيکرټري واپدا سره زما دوه ځله خبرې شوې دي، دلته چيف ايگزيکټيو روزانه زه راغواړم، هغه هم دا ژړا کوي چې څنگه په شيډول باندې کار وکړم چې بجلی رانه هلته کبني اسلام آباد نه بنده کړي؟ نوزه حيران يم چې ترنن پورې، زمونږ بجلی که دلته کبني بجلی پوره هم شوه نو دلته بندوبست زمونږ سره نشته چې سبا هغه بجلی وچلوو ځکه چې واپدا پيسې نه ورکوي، دلته کبني هغه سسټم دومره کمزور دے، زمونږ 24 سو ميگاواټ دلته ضرورت دے که مونږ له 24 سو ميگاواټ دا صوبه پوره کړي نو زمونږ سسټم هغه بجلی اخسته نه شى، د دې د پاره ترننه پورې چا سوچ هم نه دے کړے، کار ئے هم نه دے کړے. زه روان يم اسلام آباد ته سره د سيکرټري چې مونږ هغه بندوبست دلته سسټم خو تهېک کړو نو که دا بجلی ټول پاکستان کبني پوره هم شوه نو د دې صوبې سسټم دومره خراب دے چې مونږ ئے بيا هم نه شو اخسته نو که نن مونږ دا وايو چې دا زمونږ ذمه وارى نه ده، دا د واپدې ده نو

مونڙ ته ئے حواله ڪري، دې صوبي ته ئے حواله ڪري، مونڙ ته اختيار ڪري نو
مونڙ گورو چي دا واڀدا تههڪ ڪيري ڪه نه؟ (تالياں) نو زه صرف،
دا اپوزيشن زما ورونه دي، مونڙ په يو ڄائے چليلدل غواڙو او ڪه ستاسو بيا هم
زمونڙ دا رويه خوبنه نه ده نوزه نه پوهيم چي مونڙ ڪومه رويه اختيار ڪرو؟ مونڙ
خو د چا سره ڄه سخته خبره هم نه ده ڪري، تاسو چي ڄه شه راپيش ڪري دے،
مونڙ ٽولو هغه Accept ڪري دے، ستاسو چي ڄه راءے راغلي ده مونڙ يقين
درڪوڙ چي په هغي ٽولو به ڪار ڪوڙ، مونڙ خو تاسو سره چليلدل غواڙو، مونڙ خو
د دې صوبي د حقوقو د پاره، ستاسو حڪومت وو د دې مخڪبني، دا حقوق به
تاسو اخستي وو، تاسو سره هغه وخت ڪبني غم نه وو نو اوس مونڙ په تڪليف
ڪبني ناست يو، دوه سوه ميسجز روزانه راڄي، مونڙ پوري خدا ڪيري چي ڀر ده
پي تي آئي حڪومت دے او بجلي نشته دے نو دا زمونڙ ذمه واري نه ده، البته
تاسو راپاڄي او مونڙ سره ڄي دا واڀدا د صوبي ته حواله ڪري نو بيا زه
گورم چي دې ڪال ڪبني دا لوڊ شيڊنگ ختميري ڪه نه ختميري؟ په هفته ڪبني
ختميري۔ (تالياں) مونڙ خويو چيلنج Accept ڪري دے ڪه زه دلته
وزير اعليٰ ٿيم نوزه خو تاسو ته يقين درڪوم ڪه زه دا مسئلي حل ڪولي نشم، دلته
ڪرپشن ختم نه ڪري شم، د دې صوبي ستاسو ڪارونه، دا چي ڪوم حالات دي د
صوبي، دا تههڪ نڪرم، زه تاسو سره وعده ڪوم چي زه به په دې سيٽ نه ڪبنيم،
زه د دې د پاره نه ٿيم راغلي چي زه يو وزير اعليٰ ٿيم او مسئلي نشم حل ڪولي
(تالياں) نو پليز بابڪ صاحب! زه تاسو ته ريكويست ڪوم چي مونڙ به
ورورولي ڪوڙ، مونڙ به تاسو سره مدد ڪوڙ چي هيچري هم دا سوچ ونڪري چي
دا د هغه غاري په ايم پي اے او ستاسو د غاري ايم پي اے ڪبني به فرق وي، دا
به يورنگ وي۔ (تالياں) نورې خبري نه ڪوم۔ ڀيره مهرباني، شڪريه۔

جناب سپيڪر: زما خيال دے د بريڪ ٿائم دے، مونڄ له بريڪ به وڪرو او دې وخت
(مداخلت) ٿائم شارٽ دے، زمونڙ شوڪت يوسف زئي او يوسف ايوب صاحب
به، چي ستاسو پارليمان ڪوم ليڊرز دي، هغوي به در سره ڪبيني او د دې د پاره
به يو جوائنٽ ڊرافٽ جوڙ ڪري۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی عصر کی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: نگہت اور کزئی۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر! ہمارے اس معزز ایوان میں یہاں پر جتنے بھی ہمارے Colleagues بیٹھے ہوئے ہیں سر، ان کو تو خود بھی پتہ ہے کیونکہ بہت سے یہاں پہ ایسے بھی لوگ موجود ہیں جو بہت Experienced ہیں۔ یہاں پہ ہماری اسمبلی کا سٹاف اور یہاں پہ بیورو کریسی کے جو بھی ہمارے دوست اور پولیس، اس کے علاوہ اور جو ادارے ہیں، وہ صبح سویرے اٹھ بجے سے لیکر رات کے گیارہ بجے تک وہ لوگ کام کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ہم لوگ چارجے کا ٹائم دیتے ہیں، ہمارے لوگ جو ہیں، وہ پانچ بجے آنا شروع کرتے ہیں اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ضائع ہو جاتا ہے۔ باہر لوگوں کو جو ہمارے پولیس والے، سیشل برانچ والے، ہماری فورسز ہیں، ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہے؟ پھر ہم چھ بجے کو جب یہاں سے ٹی بریک کرتے ہیں تو سات بجے ہم آنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر یہاں پہ ہاؤس میں یہ بات بھی بار بار دہرائی جاتی ہے تمام منسٹروں کی طرف سے کہ جلدی جلدی اس بجٹ کو پاس کیا جائے، تو جناب سپیکر! اگر ایسے ہی ہمارے دو دو، تین تین گھنٹے ضائع ہوئے، ہم لوگ تو آرام سے اٹھ کے آجاتے ہیں اور گھروں میں Lunch بھی کر لیتے ہیں لیکن جو سٹاف ہے، جو بیورو کریسی ہے، جو ہماری فورسز ہیں جناب سپیکر، ان کو بہت زیادہ تکلیف ہے، تو آپ پابند بنائیں تمام اپوزیشن کے لوگوں کو بھی اور اپنے ٹریژری منیجر والوں کو بھی کہ یہ لوگ وقت کی پابندی کریں اور وقت کی پابندی ویسے بھی ہمارے ملک کیلئے اور خاص کر KPK کیلئے بہت زیادہ ضروری ہے۔ جناب سپیکر، تھینک یو۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال باندی ڊیرہ یو اہم خبرہ دہ چپی یو طرف تہ ڊیر قیمتی وخت دے، بیا زمونر پہ وجہ باندی دا ٲول رو ڊونہ ہم ڊسترب وی نو چپی زمونر. خومرہ حکومتی ارکان دی او زمونر چپی د اپوزیشن کوم ورونہ دی، ٲولو تہ دا خواست دے چپی د ٲائم پابندی وکری چپی مونر. کوم مقصد لہ راخو چپی هغه پوره شی۔ زہ یو ٲل بیا ہم چپی میدم کومپی خبری طرف تہ اشارہ وکریہ نو د هغی بارہ کنبی

تاسو ته ريكويسٽ ڪوم چي سببا له خيره چي ڪوم اجلاس شروع ڪيري چي هغه باقاعده مونبر تههيك چار بجي شروع ڪرڻ شوق.

محترمہ معراج همايون: جناب سپيڪر! اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپيڪر: ميڊم! ميرے خيال میں هم ابھی اپنے ايجنڊے کی طرف جائیں گے۔

محترمہ معراج همايون: میں اس سلسلے میں صرف ایک بات کرنا چاہو گی۔

جناب سپيڪر: ميڊم معراج همايون۔

محترمہ معراج همايون: دوخت د پابندی د پارہ شڪريہ سپيڪر صاحب۔ وقت کی پابندی میں بھی آپ کو سپورٽ ڪرتي ہوں لیکن ساتھ ساتھ پھر میری ريكويسٽ ہے، خاصڪر اپوزیشن ساتھیوں سے کہ آپ اپنی سینیچر بھی بہت کم کر لیں مہربانی کر کے، ابھی تک ہم نے ایک ہی ڪٽ موشن کی ہوئی ہے، اگر جلدی جلدی ہو جائے، جلدی جلدی بات ختم ہو جائے تو بہت شڪریہ۔

Mr. Speaker: Demand No. 7, Demand No. 7: Mr. Jamshaid-ud-Din, honourable Advisor for Excise & Taxation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 7.

جناب جمشید الدین (مشیر آبکاری و محاصل): جناب سپيڪر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 45 کروڑ 94 لاکھ 51 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوگی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 45 crore 94 lac 51 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Excise & Taxation. ‘Cut motions on Demand No. 7’: Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 7.

ارباب اکبر حیات: جناب سپيڪر صاحب! دا زہ دنو سو روپو ڪٽ موشن پيش ڪوم خو دي نه مخڪنبي چونکہ دا محکمہ زمونبر آنریبل چيف منسٽر صاحب سرہ ده نو د دوي پہ آنر ڪنبي زہ Withdraw ڪيرم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: جی، جناب سپیکر! میں آٹھ ہزار روپے کٹوتی پیش کرتی ہوں، چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کا محکمہ ہے تو ان کے آزر کیلئے میں Withdraw کرتی ہوں جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Madam Ruqia Hina, to please move her cut motion on Demand No. 7.

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر صاحب، میں ساٹھ ہزار روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں لیکن ساتھ ہی میں Withdraw بھی کرتی ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کے آزر میں۔

Mr. Speaker: Madam Romana Jalil, to please move her cut motion on Demand No. 7.

محترمہ رومانہ جلیل: میں تین سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. Mr. Zarin Gul, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، زما کت موشن د سلو روپو دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Reshad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 7.

مجھے پتہ نہیں کہ آپ اچھا۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر، ہمارے پارلیمانی لیڈرز نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو یہ کٹ موشنز ہیں، ہم اس کو متفقہ طور پر Withdraw کرتے ہیں کیونکہ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: صرف ایکسٹریڈ ٹیکسیشن۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزئی: نہیں، صرف ایکسٹریڈ ٹیکسیشن کی جو ہیں نا (تالیاں) ایکسٹریڈ ٹیکسیشن کی وہ ہم Withdraw کرتے ہیں تاکہ (تالیاں) یو منٹ او س خبرہ کوم لبر صبر کوئی۔ اور جو

ہماری Important cut motions ہیں، اس پہ ہم بات کریں گے لیکن چونکہ یہ محکمہ جو ہے، یہ والا محکمہ، اس پہ ہم تمام لوگ منفقہ طور پر Withdraw کرتے ہیں تو میں خود بھی اس کو Withdraw کر رہی ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں ابھی کیا کریں، یہ بات ٹھیک ہے کہ نہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): Withdraw کر دی ہیں سر، Withdraw کر دی ہیں سر۔
جناب سپیکر: Okay، چلو میں موقع دیتا ہوں، میں بالکل موقع دیتا ہوں۔

Mr. Muhammad Reshad Khan. Not present, it lapses. Sardar Mehtab Ahmad Khan. Not present, it lapses. Sardar Aurangzeb Nalotha. Sardar Zahoor Ahmad Khan.

سر دار ظہور احمد خان: جناب سپیکر، میں دو لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Mr. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، اپوزیشن تھوڑی Friendly بن رہی ہے تو میں بھی Withdraw کرتا ہوں اپنی کٹوتی کی تحریک۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mr. Shah Hussain, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب شاہ حسین خان: واپس اخلم جی۔

جناب سپیکر: میڈم ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: پانچ سو روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں لیکن میں اس کو Withdraw کرتی ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کے حق میں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر صالح محمد۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر، یہ محکمہ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے اور میں وزیر اعلیٰ صاحب کے آزر میں کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: میں پانچ سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Askar Parvez.

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر، میں ساٹھ ہزار روپے کٹ موشن کی قرارداد پیش کرتا ہوں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کے آزر میں ساتھ ہی کٹ موشن کی قرارداد واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mr. Saleem Khan, to please move his cut motion on Demand No. 7. Not present, it lapses. Mr. Abdul Munim.

جناب عبدالمنعم: اکیاون ہزار روپے۔

جناب سپیکر: Withdraw کی ہے؟

جناب عبدالمنعم: جی سر؟

جناب سپیکر: Withdraw کی ہے کہ نہیں؟

جناب عبدالمنعم: دیکھنی زہ یو ریکویسٹ کوم۔ دا زمونبر نہ لبر وخت مخکبہنی دہی ملاکنڈ تہ دغہ شوے دے چہی نان کستہم (پید) گاڈو بانڈہی تاسو کستہم جمع کپڑ۔ ہغہی کبہنی جی مختلف خلقو کستہم جمع کپڑو او اوس ہغہی کبہنی کورٹ چہی دے نوپہ ہغہی کبہنی جی بیا از خود نوٹس اخستے دے نو ہغہ خلقو تہ اوس نہ نمبری ملاویری د گاڈو او نہ ورتہ واپس پیسہی ملاویری خو بہر حال د وزیر اعلیٰ صاحب محکمہ دہ نوزہ Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: مسٹر عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر! میں واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زہ پہ دہی باندی د 75 لاکھ روپی د کتوتی تحریک پیش کوم او د وزیر اعلیٰ صاحب د وجہ نہ ئے بیا واپس کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر منور خان ایڈوکیٹ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دس لاکھ کی کٹوتی کی موشن اور ساتھ ہی Withdraw بھی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، میں مطالبہ زر نمبر 7 میں سات روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں اور اس درخواست کے ساتھ کہ یہ محکمہ کوہستان میں بالکل نہ ہونے کے برابر ہے اور لوگوں کو انتہائی تکلیف ہے، اس درخواست کے ساتھ کہ وہاں اس محکمے کو فعال کیا جائے اور میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ زہ پہ دیمانہ نمبر 7 باندی د دو سو بیس روپو کٹ موشن پیش کوم ہم او د جناب سی ایم صاحب د خندا د وجہ نہ ئے واپس ہم اخلم۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mian Zia-ur-Rahman, not present, it lapses. Mr. Muhammad Sheraz.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، میں نے ایک لاکھ کی کٹ موشن پیش کی تھی لیکن میں سی ایم کے احترام میں یہ کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نوابزادہ ولی محمد خان۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب، زہ ہغہ خیل د نو ہزار روپو کٹ موشن پیش کوم او د وزیر اعلیٰ صاحب پہ دہی خبرہ باندی چہی دہ اووئیل چہی پہ اپوزیشن بنچز او پہ حکومتی بنچز کسبہی زہ خہ فرق نہ کوم نو زہ ہغہ خیل کٹ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم نگہت یا سمین اور کزئی۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر، اس سے پہلے یہ وہی 7 نمبر جو ہے ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن والی، وہی؟

جناب سپیکر: ہاں۔

محترمہ نگہت اور کزئی: سر، اس پر میں نے پہلے بات کر دی تھی کہ اس کو میں Withdraw کرتی ہوں لیکن

باقی جو اور آٹمنز ہیں، ان پر ہم لوگ بات کریں گے جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Mr. Wajeeh-u-Zaman, not present, it lapses. Mr. Mian Jamshaid, honourable Advisor.

جناب جمشید الدین (مشیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب، محکمہ کی کارکردگی رواں دواں ہے، محکمے

میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹیکس کی وصولی معمول کے مطابق شروع ہے۔ غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس

کی وصولی بھی خاطر خواہ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر! اگر آپ بغیر اس کے اپنی وضاحت کریں تو مہربانی ہوگی، Written

میں۔۔۔۔۔

مشیر آبکاری و محاصل: 'سوری'، جی، 'سوری'۔ (تہقہ اور تالیاں) زہ د دہی، (تہقہ اور

تالیاں) یرہ مونبر تہ بہ لہرہ معافی را کوئی۔ (شور) گوری جی یو منت خبرہ

درتہ کوم۔ (شور) گوری جی، یو منت جی، مونبر نوی یو، مونبر نوی یو،

و پرو مہیہ خل دے۔ (تہقہ اور تالیاں) نوی یو، ہغہ دا خبری نشتہ، بیبا بہ مونبر

غبرو تاسو بہ موچپ کوئی مونبر بہ نہ چپ کبرو، ان شاء اللہ۔ زہ د تولو چا چہ دا

کت موشنز واپس واخستل، زہ د ہغوی د زہ د اخلاصہ، د زہ د کومی نہ

شکریہ ادا کوم۔ والسلام۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی یوہ خبرہ کوم۔ دا تہول ایوان دیر معزز ایوان دے جی او یقینی

د جنگلی نہ دننہ مونبر کوم خلق ناست یو کہ دیکبھی د یو سہری بے عزتی وی، دا

د ٻول ايوان بے عزتی ده۔ کہ دلته عزت وی، دا مونڙ ٻول عزتمند یو۔ مونڙ دا نه وایو چي مونڙ عقل کل یو، مونڙ پوهیرو، د مور د خیتي نه پوهه راوتلی یو او دلته راغلی یو خود محکمې وزیر او مشیر دا ډیر لوئے ذمه دار سرے وی، دوی ته پکار دا ده چي که پخپله یو سرے نه پوهیری نو د یو پوهه سری نه تپوس او کړی چي ماته څه کول پکار دی؟ جناب سپیکر صاحب، سبا به دا میدیا والا مونڙ او تاسو پسي خبرې لیکي چي پرون یو منسټر صاحب یا ایډوائزر صاحب پاڅیدلے وو، هغوی بیا دغه شان خبرې کولې۔ زما به دا درخواست وی چي که نه پوهیرو مطلب دا دے بیا به ځان پوهوؤ، بیا به د هغې نه پس خبره کوؤ۔ مهربانی جی، مهربانی۔

جناب سپیکر: میڈم رومانہ جلیل۔

محترمہ رومانہ جلیل: میں سی ایم کے احترام میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹرزین گل۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! زہ صرف دغه وئیل غواړم چي په تورغر کبني د ایکسائز محکمہ چي ده، د دې نه آفس شته دے، نه رھائش شته، نه نئے گاډی شته، دا لږ فعال کول دی او زه Withdraw کوم دا خپل کټ موشن۔
جناب سپیکر: سردار ظہور احمد۔

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر! ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا محکمہ انتہائی اہمیت کا حامل محکمہ ہے اور یہ بجٹ کیلئے فنڈز بھی Generate کرتا ہے اس لئے اس میں اصلاحات کی ضرورت ہے، اس کو Transparent بنانے کی ضرورت ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ اس کیلئے کچھ کیا جائے تاکہ یہ Transparent طریقے سے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا محکمہ چل سکے اور اس کے ساتھ ہی میں جناب محترم وزیر اعلیٰ صاحب کی حمایت میں کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ کٹ موشن میں نے صرف اس لئے جمع کرائی تھی کہ ہمارے علاقے، Specially بہت سارے علاقوں میں نان کسٹم پیڈ گاڑیاں چلتی ہیں لیکن ہمارے

علاقے میں کچھ زیادہ ہی ہیں۔ اس کی رجسٹریشن کیلئے پراسیس شروع کیا گیا تھا اور جناب سپیکر! اس میں کافی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں، اب اس میں کورٹ کا Decision آیا ہے کہ یہ آپ نے کم Price میں رجسٹرڈ کرائی ہیں۔ جناب سپیکر، لوگوں کے اربوں روپے اس میں بند ہیں، بہت سارے لوگوں نے گاڑیاں رجسٹرڈ کرائی ہیں اور کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ نے کم ٹیکس لیکر وہ رجسٹرڈ کرائی ہیں۔ کم ٹیکس لینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ گاڑیاں جو بارڈر پر جس طریقے سے آتی ہیں، وہ اچھی کنڈیشن میں نہیں ہوتیں اس لئے اگر آپ اسے اور یجنل گاڑیوں کی قیمت میں Tax pay کرائیں گے تو انکی کنڈیشن تو اچھی ہے نہیں، اب جناب سپیکر! وہ لوگ پینڈنگ پڑے ہوئے ہیں کیا کریں جناب سپیکر، کورٹ کا Decision مانیں یا اپنے پیسے کس سے واپس لیں؟ Kindly اس کو Assurance دلادیں، ویسے بھی میں سی ایم صاحب کے آنر میں Withdraw کر رہی ہوں لیکن میں یہ Assurance ضرور چاہوں گی۔ Thanks۔

جناب سپیکر: Respected Minister، میاں جمشید صاحب۔ چیف منسٹر صاحب چاہتے ہیں کہ میں اس کی وضاحت کروں۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، خاص طور پر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن تو مجھے بھی پتہ ہے کہ اس میں بہت ساری خامیاں ہیں اور بہت زیادہ مسئلے ہیں، Already اس پر ہم کام شروع کر چکے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی تجاویز ہوں کہ کسی طرح اس میں جو کرپشن ہے یا غلط کام ہے، آپ پیشک آئیں، مجھے تجاویز دیں، ہمارے ایڈوائزر صاحب کو دیں، ہم اس پر عمل کریں گے۔ مجھے خود پریشانی ہے کہ اس کو کیسے، ایسا طریقہ نکالا جائے کہ اس میں کرپشن اور یہ غلط کام رک جائے، تو Already میں آپ سے زیادہ پریشان ہوں کہ اس محکمے کو کیسے ٹھیک کیا جائے؟ تو آپ کی تجاویز ہمارے گورنمنٹ کے ایم پی ایز کی تجاویز ان شاء اللہ ہم لینا چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا راستہ نکلے کہ لوگوں کو سہولت بھی ملے اور حکومت کی ریونیو بھی بڑھے اور اس میں کرپشن اور غلط کام نہ ہو، تو مجھے انتظار ہوگا، جو تجاویز آپ کے پاس ہوگی، ہم ان کو Implement کریں گے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before

the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. (Applause)
Israrullah Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): ڈیمانڈ پیش کروں سر؟

جناب سپیکر: نہیں میں آپ کو وہ کرونگا،

The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 8.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک

ارب 13 کروڑ 29 لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ

30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ اور قبائلی امور کے زمرے میں برداشت

کرنا ہونگے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. One billion, 13 crore, 29 lac and 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Home and Tribal Affairs Department.

'Cut Motions on Demand No. 8': Arbab Akbar Hayat, to please move his cut motion on Demand No. 8.

ارباب اکبر حیات: د زر روپو کت موشن تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Madam Amna Sardar, to please move her cut motion on Demand No. 8.

محترمہ آمنہ سردار: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Madam Ruqia Hina, to please move her cut motion on Demand No. 8.

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر! میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Zareen Gul, to please move his cut motion on Demand No. 8.

جناب زرین گل: شکریہ جی۔ زما کٹ موشن د سو روپو دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Reshad Khan.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 8 میں سے ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Sardar Mehtab Ahmad Khan, to please move his cut motion. Not present, it lapses. Sardar Zahoor Ahmad.

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر! میں چھ لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six lac only. Sardar Aurangzeb Nalotha, to please move his cut motion on Demand No. 8.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: د سو روپو کٹ موشن پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Shah Hussain.

جناب شاہ حسین خان: میں سات سو ستر روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees seven hundred and seventy seven only. Madam Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! میں چھ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six hundred only. Mr. Saleh Muhammad.

جناب صالح محمد: سپیکر صاحب! میں اس پر ایک کروڑ روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Askar Parvez

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! میں تین ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Mr. Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: سر! میں ڈیمانڈ نمبر 8 پر ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mufti Said Janan Sahib.

مفتی سید جانان: زہ جی دس لاکھ روپے د کٹوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Mr. Munawar Khan, Mr. Munawar Khan Advocate.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یوسر۔ میں دو ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں سر، اگر اس پر

مجھے دو منٹ دیئے جائیں تو میں اس کو پھر Withdraw بھی کروں گا سر، اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بعد میں، ہاں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: نہیں ابھی کرتا ہوں۔ تھینک یو۔ میری صرف ایک Proposal ہے سر، یہ لاء

اینڈ آرڈر کے بارے کہ آج کل، میں اپنے حلقے کی بات کروں گا سر، کہ وہاں پہ جتنے تھانے بھی ہیں، ایس ایچ

اوز اور ڈی ایس پی، یہ اسی حلقے کے لوگ وہاں پہ کام کرتے ہیں تو میری ریکویسٹ ہوگی جناب وزیر اعلیٰ

صاحب سے، کہ کم از کم یہ ایس ایچ اوز، ان کو کم از کم ڈسٹرکٹ سے باہر کیا جائے کیونکہ وہاں پہ ان کی اتنی

Relationship اور یہ ہو جاتی ہے کہ وہ لاء اینڈ آرڈر میں بالکل Totally ناکام ہیں، Totally

failure بھی اسی وجہ سے ہے سر، تو اسی وجہ سے میں اپنی کٹ موشن واپس بھی لیتا ہوں اسی ریکویسٹ

کیساتھ کہ ان کے اوپر وہ کام کریں۔ تھینک یوجی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں آٹھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight only. Mian Zia-ur-Rehman. Malik Riaz Khan, Malik Riaz Khan, to please move his cut motion on Demand No. 8.

ملک ریاض خان: جناب سپیکر! محکمہ تو بہت بڑا ہے لیکن میں ان سے رعایت کی پانچ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees five only. Maulana Mufti Fazl e Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: شکر یہ جناب سپیکر۔ میں ڈیمانڈ نمبر 8 پر دو سو پچاس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred and fifty only. Nawabzada Wali Muhammad Khan.

نواز بڑادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب! میں نو ہزار کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine thousand only. Madam Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! دس کروڑ روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten crore only. Arbab Akbar Hayat.

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، چونکہ زمونر د دے صوبی د امن و امان حالت دیر خراب دے او تولو نہ وړاندې چې چیف منسٹر صاحب په خپل تقریر کښې دا وئیلی وو چې ان شاء اللہ د امن و امان په حوالې سره زمونر په Priority کښې، په Priority ده او ان شاء اللہ مونر به په دې باندې عملی اقدامات کوو، د دوی په هغه سو ورځو کښې تقریباً تیس ورځې پاتې دی نو زه دا وایم چې وزیر اعلیٰ صاحب! تاسو دې د پارہ څه عملی اقدامات کړی دی؟ ځکه چې مونر په پینور کښې اوسیدو، سپیکر صاحب! زمونر د کور نه بچې اوځی خو مور ئے تر هغې پورې پریشانہ وی چې واپس نہ وی راغلی۔ زمونر فورسز زمونر د حفاظتونو د پارہ راوځی، د کور نه چې راوځی د هشت گرد ئے په گولو باندې سوری سوری کړی نو مونر به چا نہ دا پښتنہ کوو او مونر چا ته اووایو، مونر به چا ته ژړا کوو؟ زه به دا Withdraw کوم ځکه چې چیف منسٹر صاحب به ضرور په دې باندې دغه کوی خو مونر ته د دایقین د هانی اوشی چې مونر په دې خپل بنکلی خیبر پختونخوا کښې او په دې خپل بالخصوص د سترکت پشاوړ کښې د امن و

امان حوالې سره كوم اقدامات اوچت كړي دي؟ او مونږ ته دا يقين دهاني اوشي چې دي نه پس به ان شاء الله زمونږ دا حالت بڼه كيږي او زه دا خپل كت موشن واپس اخلم۔

جناب سپيكر: ميڈم آمنه سردار۔

محترمہ آمنه سردار: يه جناب سپيكر، امن و امان كي يقين دهاني كه ساته ميں بهي اپني كت موشن واپس ليتي هون۔

(تالياں)

جناب سپيكر: ميڈم رقيه حنا۔

محترمہ رقيه حنا: جناب سپيكر! امن و امان قائم كرنا هوكا، اسي كه ساته ميں Withdraw كرتي هون۔

جناب سپيكر: مسٽر زرين گل۔

جناب زرين گل: جناب سپيكر صاحب، زړه مي خو ډير خه وئيل غواږي خو زه به مختصراً دا او واييم چې د تور غردرې سوه پينځه اتيا كاله زمونږ Self rule وو، هغې كښې يو سل يو پنځوس كاله دمغلو دور، شل كاله درانو، پنځوس كاله د سكهانو، څلور شپيته كاله د پاكستان ليكن هغې كښې چرته امن و امان نه دے خراب شوه۔ 27 جنوري 2011 نه كله چې هغه زمونږ Self rule ختم شو او پاكستان هغه Takeover كړو، حكومت د هغې نه پس چې كوم دے حالانكه War on terror كښې د چترال نه واخلي تر كراچي پورې بلاستس كيدل ليكن واحد تور غروو چې هغې كښې پتاس هم نه دے الوتے، ليكن كله چې د 27 جنوري 2011 نه Takeover اوشو، د هغې نه واخلي تر اوسه پورې چې كوم دے په تاريخ كښې ورومبڼے ځل دے چې څلور بلاستيه اوشول، په هغې كښې پوليس شهيدان شو، په څلورو واړو بلاستيو كښې۔ د هغې نه پس چې كله Takeover شوه دے نو ډاكي، غلاگانې، لاء اينډ آرډر خراب شو حالانكه د هغې نه مخكښې د چا جرات هم نه شو كيدے، حالات دومره كنټرول وو۔ نوزه جناب وزير اعليٰ صاحب ته واييم چې دي خبرې ته د توجه وركړي او د دي سره زه خپل كت موشن چې كوم دے Withdraw كوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! کئی ایٹوز ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ میں اس پہ تفصیل میں بات کروں لیکن چند چیزیں ہیں امن قائم کرنے کے حوالے سے، یہ محکمہ پوری طرح سے ناکام ہو چکا ہے، Missing persons کا جو ایٹو چل رہا ہے پورے ملک میں، اس صوبے میں، یہ محکمہ مکمل طور پر خاموش ہے اور سب سے افسوسناک یہ چیز کہ شہداء کیلئے جو پیکیجز، ان کی جب فائل آتی ہے، وہ جس طرح در بدر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں، تو یہ سی ایم صاحب کے نوٹس میں ہو، اور سی ایم صاحب کے احترام میں یہ کٹ موشن واپس لیتا ہوں

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار ظہور احمد۔

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر! اس امید کے ساتھ کہ چونکہ امن و امان کا مسئلہ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہمارے آئین سی ایم صاحب اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کریں گے اور بھرپور اس پہ کام کریں گے۔ میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! صوبے کے اندر امن کیلئے کام کرنے والی تمام فورسز اس محکمے کے ماتحت ہوتی ہیں، اب یہ کوئی آج کا مسئلہ نہیں ہے جناب سپیکر، یہ پچھلے دس پندرہ سال سے یہ صوبہ میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گردی کی آگ میں پھنسا ہوا ہے۔ اب یقیناً چیف منسٹر صاحب نے چند دن، مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے حلف اٹھایا ہے، ہم چیف منسٹر صاحب کے اوپر تو یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ ان شاء اللہ یہ ضرور اس صوبے کے اندر امن قائم کریں گے لیکن یہ جو محکمہ داخلہ کے ماتحت فورسز ہیں، بیشک ان کی بے تحاشا قربانیاں بھی ہیں لیکن اس طرح کی پالیسیاں اس سے پہلے بنائی گئی ہیں کہ جو ہمارے ہزاروں بھائی، بہنیں، بچے دہشت گردی میں تباہ و برباد ہوئے ہیں۔ ابھی غالباً کوئی چند دن پہلے یہ اسمبلی معرض وجود میں

آئی اور اس اسمبلی کے دو معزز رکن دہشت گردی کی آگ کی نذر ہو گئے تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کی کارکردگی بالکل ناقص ہے اور اسکے اوپر یہ کٹ موشن مجھے واپس نہیں لینا چاہیے، بلکہ اس کے اوپر ووٹنگ ہونی چاہیے تاکہ یہ Message جائے صوبے کے لوگوں کو، کہ کوئی نہ کوئی ہماری اس فریاد کو سننے والا ہے اور ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ ہم اس دہشت گردی کی لپیٹ میں جو پھنسے ہوئے ہیں تو ہمیں کوئی ریلیف ملے گی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ دیکھنے یو دوہ، درپہ خبری کول غوارم، یو خود اچھی A lot of Intelligence Agencies coming under this department او بنکاری داسی چہی د هغوی پہ مینخ کبھی ہیخ قسم کوآرڈینیشن نشته او زما خیال دے چہی د دہی مرکزی وزیر داخلہ صاحب پخپلہ ملکی سطح باندہی ہم د هغی اعتراف کرے دے نو یو چہی دا What is the reason actually چہی پہ دہی وجہ باندہی چہی د هغوی پہ مینخ کبھی کوآرڈینیشن نشته، د هغی پہ وجہ باندہی، د هغی پہ نتیجہ کبھی بے قصورہ خلق لگیا دی مرہ کیری۔ دویمہ خبرہ جی دا دہ چہی ہرہ میاشت کبھی مونبر او رو چہی پالیسیانی بدلیری، لائسنسی بہ معزز هغه شہریان چہی خپل تحفظ پخپلہ کول غواری او هغه خلق چہی هغوی ته Threats وی نو هغوی ته پہ لائسنس ورکولو کبھی ډیر زیات مشکلات دی او کله حکومت وائی چہی لائسنسی ورکوؤ او کله وائی چہی کینسل کوؤ، نو چہی کوم هغه شہریان چہی هغه خپل تحفظ د پارہ، خکہ چہی دا ادارہی فیل شی نو خلق بہ خپل تحفظ پخپلہ کوی چہی پہ هغی کبھی لبرہ اسانی پیدا شی نو دا بہ بنہ وی۔

جناب سپیکر: Withdraw کی کہ نہیں؟

جناب جعفر شاہ: یقین دہانی اگر ہو جائے تو۔

جناب سپیکر: مسٹر شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: د سی ایم صاحب پہ احترام کبھی واپس اخلم۔

جناب سپیکر: نماز کا وقفہ، وقفے کے بعد باقی کریں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)
(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میڈم ٹوبیہ شاہد۔

محترمہ ٹوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں، یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ، یہ محکمہ کہاں سو گیا ہے؟ یہ اگر یہ محکمہ ہے تو Peace کہاں ہے، امن کہاں ہے؟ اور پی ٹی آئی نے Change کے نام سے، Peace کے نام سے مینڈیٹ لیا ہوا ہے لیکن I think so کہ Sixty days تو گزر گئے ہیں لیکن ہمیں تو نام اور نشان بھی Peace کا نظر نہیں آرہا۔ ہر روز ایک حادثہ ہوتا ہے، ہر روز ایک نیا البتہ روزانہ، اور ابھی تو ہمارے اس ایوان کے دو ایم پی ایز بھی چلے گئے ہیں اور پورے سو جو ڈی ایس پی صاحب کی شہادت ہوئی ہے تو کسی نے دعایتک نہیں کی، جب گلہت بی بی نہیں تھی تو کسی نے دعا بھی نہیں کی ان کیلئے، ان چیزوں پہ آپ لوگ کب Peace لے کے آئینگے، کس طرح Change آئیگی؟ روزانہ کی اس میں کس طرح کمی لے کر آئیں گے؟ آپ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم Peace لے آئینگے تو کب لے کے آئینگے؟ تو ہم یہ کٹ موشن واپس نہیں لے رہے ہیں، ووٹنگ کریں گے۔

جناب سپیکر: مسٹر صالح محمد۔

جناب صالح محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ داخلہ کے حوالے سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ محکمہ داخلہ آئر بیل وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے۔ چونکہ ہمارے صوبے کی حالت امن وامان کے حوالے سے کافی ابتر ہے اور حضرت ابراہیمؑ نے امن کی بات پہلے کی اور معیشت کی بات بعد میں کی ہے، تو ہم یہ توقع رکھتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی کہ امن وامان کے حوالے سے خصوصی طور پہ ایسے اقدامات کئے جائیں تاکہ بے چینی کی صورتحال ختم ہو جائے۔ اسی کے ساتھ میں آئر بیل چیف مسٹر صاحب کے حق میں یہ اپنی جو کٹ موشن ہے، واپس لینا چاہتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Askar Parvez.

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر، اس محکمے کی کارکردگی تو ملک کی امن امان کی صورت حال سے کافی واضح ہے اور بس ایک ہی جملے میں اس پہ بات ہو سکتی ہے کہ محکمے کی کارکردگی بالکل صفر ہے لیکن چونکہ اس کا قلمدان وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے، اس لئے میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ، یقیناً اس کی افادیت کا تمام ہمارے دوستوں نے ذکر بھی کیا ہے لیکن ہم جب ایک کٹ موشن دیتے ہیں تو میں نے یہ اسی طرح شروع میں عرض کیا تھا کہ ایک چیز جو ہم نے بنائی ہے، (یعنی) کہ اس Budget document کو ہم نے بہت مقدس بنایا ہے، حالانکہ یہ ایسی بات نہیں ہونی چاہیے، یہ ایک Document ہے، اس میں اگر غلطیاں ہیں، ہمیں ان کو سمجھنا بھی چاہیے اور ان کو نکالنا بھی چاہیے۔ اس طرح کی ایک بات میں نے یہاں پر جو نوٹ کی ہے، یہ مشرف دور میں ایک بنا تھا پبلک سیفٹی کمیشن کے نام سے، ہمارا Devolution ہوا تھا تو اس میں ہر ضلع میں ایک ضلعی لیول پہ پبلک سیفٹی کمیشن بنا ہے اور ایک پراونشل سیفٹی کمیشن بنا ہے، ان پہ اخراجات ہوئے ہیں۔ ہمارے پراونشل پبلک سیفٹی کمیشن پر جو اخراجات ہیں، کچھ 54 لاکھ روپے ہیں اور جو ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن ہے، اس پر ہم خرچ کر رہے ہیں تین کروڑ 83 لاکھ روپے کچھ Something وہ فلرز ہیں۔ ہم سب سارے بیٹھیں ہیں، 2002 سے لیکر آج تک ہر ضلع میں پبلک سیفٹی کمیشن کے ممبران بھی ہیں، ان کا چیئر مین بھی ہوتا ہے، ان پر ہم یہ اخراجات بھی کرتے ہیں۔ میرے خیال میں میری اس بات سے متفق بھی ہونگے سارے ممبران اسمبلی، کہ ان کی کوئی فعالیت بھی نہیں ہے، نہ ان کا کوئی Output ہے۔ ہر ضلع میں ہمارے پاس پہلے سے ایک نظام موجود بھی ہے، پولیس کا، پھر Complaints کے حوالے سے تھانوں میں بھی وہ موجود ہے اور میں اس کو اپنے بجٹ کے اوپر، اس غریب صوبے کے وسائل پر بالکل غیر ضروری بوجھ سمجھتا ہوں اور یہ میں Serious بات کرتا ہوں سر، یہ روایتی بات نہیں ہے۔ تمام ممبران اس پر سوچیں، اس پبلک سیفٹی کمیشن کی، میرے خیال میں اس پانچ سالہ دور میں جو گزرا ہے، پراونشل جو باڈی ہے ہماری، اس کی شاید روایتی طور پر ایک دو میٹنگز ہو گئی ہوں گی، باقی اس کا کوئی Output نہیں ہے۔ تو لہذا میں گزارش کرونگا کہ یہ جو غیر ضروری مد ہے، اگر اس میں قانون سازی کرنی ہے، جو بھی بات ہے، ان کو

نکالیں، انکی کوئی افادیت نہیں ہے۔ دوسرا جناب سپیکر! ہمارا صوبہ بالکل مشکل حالات میں ہے، ہم اس بات کو ماننے ہیں کہ حالت جنگ میں ہیں ہم دس سالوں سے۔ یہاں پہ پچھلے سال کچھ سپیشل فورسز بنی تھیں، غالباً ملاکنڈ میں، دیر میں اور کوہستان میں، KKH کی سیکورٹی کیلئے جو 200 کلو میٹر میرے ضلع سے گزرتا ہے KKH اس میں 150 افراد پر مشتمل KKH کی سیکورٹی کیلئے ایک فورس بنائی گئی تھی، ایک سال کیلئے، اور جو حالیہ حادثات ہیں، پرسوں جو واقعہ ہوا ہے دیر میں اور اس سے پہلے کوہستان بس ایکسٹنٹ کا جو واقعہ ہوا ہے، اس کے ساتھ لولوسر جھیل میں جو واقعہ ہوا ہے، یقیناً ایک بہت بڑی بدنامی ہے اور وہ بات ثابت بھی ہو گئی کہ اس میں باہر کے لوگ تھے، کوہستان کے لوگ اس میں نہیں تھے، مقامی لوگ نہیں تھے لیکن اس KKH کو Secure بنانے میں 150 افراد پر مشتمل جو ایکس پولیس آفیسرز ہیں، انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے، شاید کسی اور فورس نے اتنا نہ ادا کیا ہو۔ اور اس سپیشل فورسز کیلئے میرے خیال میں غالباً ایک سمری بھی موؤ ہو گئی ہے، جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے میں گزارش کرونگا کہ ہمارے ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سیکورٹی فورسز میں جتنے بھی لوگ ہیں، ان کو مستقل بھی کریں اور یہ یقین دہانی مجھے کرائیں کہ میں پھر اس پر بات کرونگا سر، جناب سپیکر! It's very important issue

جناب سپیکر: مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، دیر بنہ ماحول دے، زہ دا ماحول خرابول نہ غوارم خو کہ پہ دغہ دپیار تمننت باندی مونر۔ خبری اونکرو نو زہ وایم چہ دا بہ اللہ او د اللہ رسول ﷺ سرہ خیانت وی۔ ہغہ خکہ جناب سپیکر صاحب، تقریباً تقریباً تیرہ اسمبلی کبھی مفتی کفایت اللہ صاحب دا خبرہ کپری وہ او زہ دا خبرہ دیر معذرت سرہ کوم چہ زمونر دہ صوبہ کبھی داسی زانہ شتہ دی، پہ سوؤنو نہ پہ زرگونو باندی چہ د هغوی خاوندان ورک دی، پینخہ پینخہ کالونہ ئے اوشول د هغوی دا پتہ نشتہ دے چہ مرہ دی او کہ ژوندی دی؟ داسی داسی کسان ورک دی چہ د هغوی خویندی کورونو کبھی ژاری، پہ دہی طمع باندی دی چہ زما ورور بہ کله راخی؟ جناب سپیکر صاحب! داسی بچی کورونو کبھی ناست دی، هغوی ژاری چہ زما پلار بہ کله راخی؟ بلکہ زہ بہ درتہ د خپلی علاقہ او د خپلی حلقہ صورتحال بیان کرم جناب سپیکر

صاحب، د نهم جماعت بچی د اتم جماعت بچی، پینځه پینځه کالونه او شول چې هغه ئے وړی دی، داسې ځائے مونږ نه دے پرینځے چې هغې ته مونږ ورغلی نه یو چې برائے خدا صرف مونږ ته دا او وایه چې دا بچے مړ دے او که ژوند دے؟ تر دې حده پورې چې د یو هلک واده شوه دے، صرف یوه میاشت ئے کور کښې تیره کړې ده او دا پینځم کال دے، د هغه پته نشته چې دا چرته دے؟ جناب سپیکر صاحب، زه به ډیر معذرت سره دا خبره وکړم چې که چرې یو سره د ملک دشمن وی، یو سره د دغې خاورې دشمن وی، یو سره د اسلام دشمن وی، یو سره د دغې معاشرې دشمن وی، هغې د پاره عدالتونه شته دے، هغې د پاره یو نظام شته دے دې ملک کښې، هغې د پاره یو قانون موجود دے دې ملک کښې، پکار دا ده چې هغه مجرمان، هغه خلق چې د دې خاورې دشمنان خلق بللې کیږی، پکار دا ده چې هغوی د عدالت کښې پیش کړلې شی، ځدائے د وکړی چې هغوی سل ځله پهانسې کړلې شی خو چې د عدالت په خلې باندې وی۔ جناب سپیکر صاحب! که بیا زما کور کښې خپل عدالت وی، ستا کور کښې خپل عدالت وی جناب سپیکر صاحب، چې کومه بدامنی جوړه ده، د دې نه به بیا نوره بد امنی جوړیږی، کوم انتشار جوړ دے، بیا به د دې نه نور انتشار جوړیږی، (تالیان) کوم خفگانونه جوړ دی، دا به بیا نور خفگانونه جوړیږی خو زه جناب سپیکر صاحب، هوم ډیپارټمنټ ته هیڅ څه ملامتیا نه کوم او هغه ځکه چې یو ملک کښې د قومی اسمبلۍ کارروائی محفوظه نه وی، یو ملک کښې د قومی اسمبلۍ هغه خبرې چې هغه بهر دنیا ته بنودل نه غواړی، یو ملک کښې د قومی اسمبلۍ د ممبر د خولې الفاظ محفوظ نه وی، د یو ملک Embassy نه د هغې نگرانی کیږی، زه به هوم ډیپارټمنټ نه څه گیله وکړم، زه به هوم ډیپارټمنټ ته څه اوژارم، زه به هوم ډیپارټمنټ ته خپله بې کسی څنگه وړاندې کړم او زه به خپله څنگه په هغه باندې امید وکړم؟ جناب سپیکر صاحب! چې د یو ملک د اسمبلۍ 'ان کیمره' سیشن کښې چې هغې ته ما نه پریردی، هغې کښې مخصوص خلق ناست وی، د هغې نگرانی د یوې Embassy نه کیږی، د یو ملک د Embassy نه د هغې نگرانی کیږی، زه به هوم ډیپارټمنټ نه څه گیله وکړم چې زما هوم ډیپارټمنټ سره به زه څه مدد وکړم؟ جناب سپیکر صاحب! زه خبره ختموم، نه

اور دو م خبره خوزه صرف دا گزارش كوم چي كه هم دغه شان مونر غفلت كيني پراته يو، مونر خوبه لار شو، پرون په دغه كرسى باندي هوتي صاحب ناست وو، دا بل خائے باندي رحيم داد لالا ناست وو، د لاء منستير صاحب په خائے باندي بشير خان خدائے د اوبخبنی هغه دلته ناست وو، جناب سپيكر صاحب! نن مونر دلته ناست يو، مونر به تاريخ نه معاف كوي، مونر به وخت نه معاف كوي، مونر به زمانه نه معاف كوي، وائي به چي دغه خلقو حق خبره نه وه كړي، دغه خلقو هغه وخت كيني کوتاهي كړي وه، زه جناب سپيكر صاحب! دا گزارش كوم ادارو ته چي كه كله هم مونر ته مشكلات وي، مونر دا نه وايو چي دا حكومت دے مونر اپوزيشن يو، زما د خله ماته شي، زما د لاسونه مات شي، زما د دا سترگي اوخي چي كه د صوبې خبره وي، د صوبې د مفادو خبره وي، د ملك د مفادو خبره وي د اپوزيشن ارکان به مخكيني وي حكومت به مونر پسې وي (تالیاں) جناب سپيكر صاحب! بده خبره به زما وي، بنه خبره به د حكومت وي، دوسه قصه به زه كوم، بنه خبره به حكومت كوي، دا زمونر صوبه ده، دا زمونر تشخص دے، دا زمونر عزت دے، دا زمونر آبرو دے۔ كه دا صوبه وي هر څه به وي، كه دا صوبه نه وي نه به زما سياست وي او نه به زما بل څه وي۔ جناب سپيكر صاحب! زه خپله خبره ډير معذرت سره ختمول غواړم، هوم ډيپارټمنټ ته مو دا گزارش دے، تقريباً جناب سپيكر صاحب، په 7 مې باندي ما باندي دهما كه شوې ده او 7 مې نه بعد مونر او تاسو ټول غريبان خلق يو، زه راغلم ما بار بار كسانو ته اووئييل چي زما كسان هسپتال كيني دي، لږ مدد ئے وكړئ، بيا زه لارم مشرق اخبار دفتر ته، هغه خائے كيني مې يو بيان اولگولو خود هغې بيان باوجود پرون نه بله ورځ ما ته يو كس اووئييل چي مفتي صاحب! كه ما ته روپي راکړي كه رانكړي، زما يو څو ئے مړ دے بل څو ئے مې هم مري، تقريباً دا دويمه مياشت ده او زه به وزير اعلى صاحب ته دا گزارش كوم مونر خوبه شو، دا پښتون خود تباه شولو، كه پنجاب كيني لس لكه روپي د سړي قيمت وي نو دا پښتنو څه گناه كړي ده، آيا زما وينه د هغه نه كمه ده، زما عزت هغه نه كم دے، زه هغه نه كم مړ شم؟ پكار دا ده چي ماسره هم تعاون وكړلے شي، پكار دا ده چي دغه خلقو ديت د زيات كړلے شي، په دې باندي هغه سره نه روغيږي خويو

دا به وی چپی د هغه زړه ته به یو اطمینان وی۔ زه په دغه خبرو سره دا خپل کت
 موشن د ووت د پارہ پیش کوم۔ وَأَخِرُالدَّعْوَانَا أَنْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، محکمہ ہوم کی اہمیت اس حوالے سے ہے کہ اس
 کی ذمہ داریوں میں امن و امان بھی آتا ہے اور جناب والا، اسلامی نقطہ نظر سے بھی حکمران وقت کی ذمہ
 داریوں میں شامل ہے کہ وہ اس خطے کی جان کی حفاظت کریں گے، مال کی حفاظت کریں گے اور آبرو کی
 حفاظت کریں گے لیکن جناب والا! یہاں پر یہ سب کے سب نہیں ہیں۔ امن و امان کی حالت ہمارے سامنے
 ہے لیکن جناب والا! انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ امن و امان کے حوالے سے اگر کوئی بات کی جائے تو
 آدمی کہہ سکتا ہے۔ اگر 'گوئم زبان سوزد، وگر پنہاں کنم ترسم کہ مغض استخاں سوزد'۔ جناب والا، یہاں
 ہم کھل کر یہ بات بھی نہیں کر سکتے کہ ہمارا یہ امن و امان کیوں خراب ہے؟ جناب والا! معذرت کے ساتھ
 یہاں امن و امان کی خرابی کے خارجی عوامل بھی ہیں، داخلی عوامل بھی ہیں لیکن وہ خارجی عوامل جو ہمارا امن
 و امان خراب کر رہے ہیں، اس کی ہم نشاندہی تک بھی نہیں کر سکتے۔ جناب والا، یہ میں نے اس لئے کہا کہ
 ابھی تک ہماری زبانوں پر دہشت گردی کا تو ورد ہے لیکن ابھی تک ہم نے یہ نہیں سمجھا ہے کہ دہشت
 گردی ہے کیا چیز؟ جناب والا، دہشت گردی کیا ہے اور دہشت گردی کا رد عمل کیا ہے، کیا ہمارے صوبے کا
 امن و امان کسی دہشت گرد کی وجہ سے خراب ہے یا ان لوگوں کی وجہ سے خراب ہے جو دہشت گردی کے
 رد عمل کی لپیٹ میں ہیں؟ جناب والا! جو میں سمجھتا ہوں بادی النظر میں، دہشت گرد وہ ہے کہ ایک آدمی
 اپنے عقیدے اور مذہب کے مطابق جو اقوام متحدہ کا چارٹر اس کو اجازت دیتا ہے، وہ مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے
 جا رہا ہے اور ایک راستے میں آکر اس کو روکتا ہے اور ان کی جنگ شروع ہو جاتی ہے، تو میں مجاہد ہوں اور وہ
 روکنے والا دہشت گرد ہے۔ ایک آدمی اپنے گھر میں ہے اور ایک آکر اس کو گھر سے نکالنے کی کوشش کرتا
 ہے، ناجائز قبضہ لگانے کی کوشش کرتا ہے، تسلط کو برپا کرتا ہے، بربریت کو برپا کرتا ہے اور ان دونوں کی
 لڑائی چھڑ جاتی ہے۔ تو جو گھر کا مالک ہے، اس کی لڑائی کو جہاد کہا جائے گا اور جو باہر سے ناجائز قبضہ کرنے والا
 ہے، اس کو دہشت کہا جائے گا۔ اگر اس تناظر میں دیکھیں، اس تناظر میں دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! معافی بہ غوارم لبر کہ اختصار نہ مو کار واخستو خکہ
چہ کافی دغہ پاتی دی او تائم بہ ڊیر ولگی، لبر اختصار نہ کار واخلی۔
مہربانی۔

جناب محمد عصمت اللہ: تھیک شوہ جی، مختصر خبرہ کوم۔ اس تناظر میں دیکھیں تو میں اس کے
کہنے میں حق بجانب ہوں کہ دنیا میں سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: اس نے ہمارے ملکوں پر قبضہ کیا ہوا ہے، کسی بھی مسلمان نے امریکہ کے ایک انچ
پر بھی قبضہ نہیں کیا ہے، اس نے ہمارے ملکوں کے اوپر قبضہ کیا ہوا ہے لیکن جناب والا! اس کو کون دہشت
گرد کہہ سکتا ہے؟ لہذا میں یہ کہوں گا کہ بہت ہوشیاری سے سراج صاحب نے بجٹ سپیچ میں کرپشن کے
خلاف جنگ اپنا شیوہ بنایا ہے، تعلیم کو عام کرنے کیلئے جنگ کو اپنا شیوہ بنایا ہے لیکن اس نے اس طرف اس
لئے نہیں کیا کہ وہ سمجھتا تھا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں ہے، یہ میرے بس کی بات نہیں ہے جناب والا،
لہذا جب تک ان خارجی عوامل کو ہم ایک آزاد قوم کی حیثیت سے یہ اعلان نہیں کریں گے کہ ہم عالمی اتحاد کا
حصہ نہیں ہیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ 95 فیصد امن و امان اس صوبے کا بھی بحال ہو جائے گا اور بقیہ
پانچ فیصد ہم رکاوٹ ہیں، بالخصوص ہماری یہ پارلیمنٹ رکاوٹ ہے، وہ یہ کہ جناب والا! ہم نے ایک آئینی
ادارہ بنایا ہے جس کا نام اسلامی نظریاتی کونسل ہے، اس کے فرائض منصبی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اسلامی
نظریاتی کونسل سفارشات۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

جناب محمد عصمت اللہ: مرتب کرے گی اور وہ سفارشات پارلیمنٹ میں بھیجے گی اور صوبائی اسمبلیوں میں
بھی بھیجے گی، وہ بھیج سکتی ہے، پارلیمنٹ میں بھی ان کی سنی جاسکتی ہے اور صوبائی اسمبلیاں بھی یہ سمجھتی ہیں
لیکن اس کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، بہت شکریہ جی۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: تو لہذا جناب والا، اصل میں امن وامان کا جو مسئلہ ہے تو میں پورے ثبوت سے کہتا ہوں کہ اس صوبے کا امن وامان قائم ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر ہم آزاد قوم ابھی تک، وہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کر رہا ہے اور ہمیں کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'وائسٹاپ'، کر لیں جی، پلیز آپ۔ ٹائم بہت مختصر ہے، باقی کافی لوگ ادھر بیٹھے ہیں۔
جناب محمد عصمت اللہ: تو لہذا میری یہ درخواست ہے جناب سپیکر، میری یہ درخواست ہے کہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے آج ہم یہ فیصلہ کریں کہ ہم پورے وثوق کیساتھ، یہ آئی ایس آئی سے امن وامان قائم نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب نے بھی بہت تفصیل سے بات کی ہے۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہم نے تو بڑے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو مہربانی ہوگی اگر آپ، کیونکہ اتنی بڑی لمبی بات ہوگی تو پھر دوسروں کو موقع نہیں ملے گا۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہم نے تو بڑے، یہ آخر بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے درخواست کرتا ہوں جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہم نے تو بڑے قلعے بنا کر، اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درخواست کرتا ہوں۔

جناب محمد عصمت اللہ: اپنے بیچارے لوگوں کو مار رہے ہیں تو لہذا میری یہ درخواست ہے جناب سپیکر، کہ ہم ایک آزاد قوم اگر ہیں، غلام نہیں ہیں، کسی کو آقا نہیں مانتے ہیں تو ہمیں علی الاعلان یہ بات کرنی چاہیے کہ ہم آزاد قوم ہیں اور آزاد قوم کا کردار ادا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک ریاض خان، ملک ریاض۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہ شاید چیف منسٹر صاحب کے بھی بس کی بات نہیں ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک ریاض خان۔

ملڪ رياض خان: جناب! زه خپل ڪٽ موشن واپس اخلم۔

(ٽالياں)

جناب سپيڪر: مولانا مفتي فضل غفور صاحب! خواهست هه ڪه اختصار سه ڪام ليهن۔

مولانا مفتي فضل غفور: شڪريه جناب سپيڪر۔ زه به د امن و امان په حواله باندې صرف يو خپل دوه درې تجاويز، مثبت تجاويز د سي ايم صاحب په نوٽس ڪيٽي راولم او هغه دا چي د رياست سوات د وخت راسي بونير، دا د امن و امان يو گهواره وه خود بدقسمتي نه نن چي بونير ته خومره هم روڊ ونه د بهر اضلاع نه راغلي دي، د ماينام نه وروستو په هغي باندې مستقل د ډاڪوانو راج وي۔ په 12 جون 2013 باندې د ميان خان په روڊ باندې اوس د لس د لس ورخي مخڪيني ډاڪوانو څه مسافر د بونير ولوتل۔ زما Suggestion او تجويز دا دے چي د ميان خان په طرف، د ڪاٽلنگ په طرف بونير ته كوم روڊ تله دے نو په هغي باندې د مستقل پوليس موبائل، د هغوي د گشتونو د دوي هدايات جاري ڪري او بيا بالخصوص چونڪه زمونږ د بونير خلق په بهر ملڪونو ڪيني او بيا بالخصوص په ملائشيا ڪيني هغوي ڪاروبار ڪوي او د ڪولالمپور نه ڊائريڪٽ جهاز واحد د منگل په ورځ باندې راځي او هغه د شپي تقريباً گياره بجي رارسيري۔ زمونږ مسافر چي د پشاور نه د شپي گياره بجي روان شي نو عموماً چي ډاڪه پريوخي هغه هم دغه د بده په شپه باندې پريوخي، لهدا د سي ايم صاحب په نوٽس ڪيني دا ريكويست دے زما چي دوي د رستم په طرف باندې چي كوم روڊ تله دے بونير ته، په هغي باندې هم د ميان خان په طرف باندې چي كوم روڊ تله دے بونير ته، په هغي باندې هم، د سر ملنگ په طرف باندې چي كوم روڊ تله د مردان د طرف نه، په هغي باندې هم، په ٽولو ورځو ڪيني او بيا بالخصوص د بده په شپه باندې پوليس په ډي خبره باندې پابند ڪري چي دغه د بهر نه راتلونكي مسافرو ته د امن ور ڪري او ډي سره سره زما به دا جي، تاسو به بيا وايئ چي په ٽريٽري بئچ باندې ناست زمونږ يو رڪن د ډي بونير سره تعلق ساتي، دوي هم په ډي باندې مطمئن نه دي، د بونير د امن و امان په حواله باندې او بيا زه به دا يو درخواست بل هم و ڪرم جي چي ڪم از ڪم په صوبه ڪيني دننه چي خومره روڊ

دی، دا زمونږ Jurisdiction کښې راځی نو په دې باندې چې یو پیره مونږ د الیکشن په خپلو جلسو کښې امریکې ته دهشت گرد او وئیل او د هغې دهشت گردو د پاره د نیتو سپلائی زمونږ او ستا سو په دغه روډونو باندې تیریری نو زما په خیال باندې د هغې د روک تھام د پاره، د رکاوټو د پاره د هم اقدامات وکړلی شی او زه په اخر کښې خپل کټ موشن د محترم معزز سی ایم صاحب د د عزت افزائی د وجه نه واپس اخلم د دغې تجاویز سره۔

جناب سپیکر: نوابزاده ولی محمد خان۔

نوابزاده ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زه خو خپل کټ موشن واپس اخلم خو زما دې سره دا یو مطالبه ده چې زمونږ په صوبه کښې چې څومره دا د نیتو سپلائی چې تیریری نو په دې د ټیکس ولگي ولې چې دې زمونږ د روډونو ډیر حالت خراب کړی دے او زه د دغې سره دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم نگهت یا سمین اور کزئی۔

محترمه نگهت اور کزئی: (ایک رکن اسمبلی سے) ولې زړه د سوزیدلے دے څه؟ (قہقہہ) شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! امن و امان کے بارے میں پورا خیبر پختونخوا، بلکہ پورا پاکستان اس ناسور کی وجہ سے جو ہے، ہم لوگ بہت ہی زیادہ متاثر ہو رہے ہیں اور خاص کر خیبر پختونخوا، جناب سپیکر صاحب! میری ایک دو صرف باتیں ہونگی جو کہ سی ایم صاحب کے سامنے میں یہ تجویز رکھنا چاہتی ہوں کہ سب سے زیادہ ہمارے لئے جو مصیبت ہے امن و امان کے حوالے سے، وہ افغان مہاجرین ہیں اور جناب سپیکر صاحب، چونکہ ان کے پاس شناختی کارڈ، ان کے کاروبار، ان کی جائیدادیں اور ان کے رشتے یہاں بھی ہیں، افغانستان میں بھی ہیں اور انہی کی آڑ میں وہ تشرپسند عناصر آتے ہیں اور ہمارے نظام کو، ہمارے امن و امان کو تہہ و بالا کر کے ہمارے لوگوں کو شہید کر کے یہاں سے پھر واپس جاتے ہیں۔ چونکہ جو ہماری بارڈر لائن ہے، وہ بہت بڑی ہے، جس کی ہم لوگ حفاظت یعنی اس طریقے سے نہیں کر سکتے یا اس کو Lookafter نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر صاحب! دوسرا جو اہم مسئلہ ہے، وہ یہ ہے کہ ہماری جو انٹیلی جنس ایجنسیاں ہیں، ان کی آپس میں کوئی کوآرڈینیشن اور جانب منزل مجھے رواں دواں نظر نہیں آتیں کیونکہ یہ

انٹیلی جنس ایجنسیوں کا ہی مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو یہ بتاتے ہیں کہ آج اس صوبے میں یا اس علاقے میں کہاں پہ ایسے لوگ چھپے ہوئے ہیں یا کہاں سے آتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ جو دہشت گردی شروع ہو چکی ہے اور جو مجھے نہ ختم ہونیوالی ایک دہشت گردی نظر آتی ہے، چونکہ پی ٹی آئی کی حکومت امن کا نعرہ لیکر آئی ہے تو ہم ان کو یہ تجویز ضرور دیں گے کہ ان ایجنسیوں کے ساتھ، ان کے ہیڈز کے ساتھ بیٹھا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ یہ لوگ آتے کہاں سے ہیں اور آج تک پکڑے کیوں نہیں جاتے؟ جناب سپیکر صاحب، ہزاروں کی تعداد میں لوگ شہید ہو جاتے ہیں، اس کے باوجود آج تک As such ہمیں کوئی ایسی انفارمیشن نہیں ملی کہ ہم اس کی جڑ تک پہنچ سکیں۔ دوسری جناب سپیکر صاحب، ہماری فورسز جو ہیں، وہ جان ہتھیلی پہ رکھ کے یہاں کے لوگوں کی حفاظت کرتی ہیں، سب سے پہلے فرنٹ لائن پہ وہی (لوگ) ہوتے ہیں لیکن جب وہ شہید ہو جاتے ہیں تو ان کے بال بچوں کا یا ان کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہوتا تو جناب سپیکر صاحب، یہ تمام وہ باتیں ہیں، ہم لوگ اگر لمبی بحث میں جائیں تو بہت سی باتیں ایسے سامنے آئیں گی جو اس کے ساتھ، امن و امان کے ساتھ کیونکہ میں نے پہلے بھی جٹ سپیج میں یہ بات کی تھی کہ جب تک امن و امان ہمارا نہیں ہوگا تب تک ہم کچھ بھی ڈیولپمنٹ کر لیں، وہ ہمارے لئے ناکافی ہوگی اور ہم لوگ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ ہمارے جتنے بھی ایم پی ایز شہید ہو گئے ہیں جناب سپیکر صاحب، عمران خان پہلی دفعہ پشاور آئے اور حکومتی اقدامات کا انہوں نے پرچار کیا لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ جس محکمے پہ ابھی ہم بحث کر رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، انہوں نے شہیدوں کا پریس کانفرنس میں کوئی ذکر نہیں کیا، انہوں نے ان شہداء کو کوئی سلام پیش نہیں کیا کہ جو کہ امن کے نعرے پر وہ آئے تھے اور جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پہ یہ بات بھی ضرور کرونگی کہ جو امن کے داعی اور امن کی پرچار کرنے والے لوگ ہیں کیونکہ امن کی وجہ سے پی ٹی آئی کو مینڈیٹ ملا ہے اور ان کو تبدیلی کے نام پہ مینڈیٹ ملا ہے جناب سپیکر صاحب، ان حالات میں میں یہ بات بھی، چونکہ پوائنٹ آف آرڈر پہ وہی بات ہوتی ہے کہ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے، پھر آپ کہتے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات نہ کی جائے، جناب سپیکر صاحب! مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے لیکن یہ اب مجھے نہیں سمجھ آتی کہ یہ صحیح بات ہے یا غلط بات ہے؟ جناب سپیکر صاحب، چودہ ہمارے منسٹر صاحبان، سپیشل اسسٹنٹس،

ایڈوائزرز اور ابھی میں نے سنا ہے کہ کوئی پارلیمانی سیکرٹریز کی بھی بات ہو رہی ہے۔ DDAC کے علاوہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بارہ لوگوں کی ایک ٹیم جو ہے، وہ پنجاب سے ان پر Observations رکھنے کیلئے اور ان کو ہدایات دینے کیلئے جناب سپیکر آئیگی۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے سی ایم صاحب یہاں کی روایات کو جانتے ہیں، یہاں پر ہمارے ایم پی ایز، ہمارے جو یہاں پر منسٹرز ہیں، آپ ہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب ہیں، یہاں پر اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، یہ یہاں کے لوگوں کے خیالات کو جانتے ہیں جناب سپیکر صاحب

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اور کزنئی: تہ کبئینہ، تاسو چہی خبرہ کوئی لڑ غوندہ کبئی پارلیمانی آداب او زہ بہ خپلہ خبرہ کوم جناب سپیکر صاحب۔
جناب سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب، ہمارے لئے شرم کا مقام ہے، ہمارے لئے شرم کا مقام ہے جناب سپیکر صاحب کہ جب تک خیبر پختونخوا سے یہ امن وامان کا سلسلہ اگر ختم نہیں ہوگا تو جناب سپیکر صاحب، یہ کراچی تک چاہئے گا، یہ چترال تک جا کر نہیں روکے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو ذمہ داران بیٹھے ہیں Concered، وہ جواب دیئے، Kindly کوئی اور نچ میں نہ بولے، جو Responsible ہیں، وہ یہاں سے جواب دیئے باقاعدہ۔
آپ اپنی بات کریں۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بات کی۔ جناب سپیکر صاحب، ہم لوگ آپس میں Colleagues ہیں اور ایک دوسرے پر ہم آواز بھی کر سکتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مذاق بھی کر سکتے ہیں لیکن جب شہیدوں کا معاملہ آتا ہے، جب امن وامان کی بات آتی ہے، جب پولیس فورسز کی بات آتی ہے، جب سویلین کی بات آتی ہے، جب ایم پی ایز کی بات آتی ہے اور یہاں کے شہداء کی بات آتی ہے تو یہاں پر میں کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دوں گی کہ اس کو مذاق بنائیں۔ یہ ہاؤس جو ہے، اس ہاؤس سے ہم اپنے بارہ شہداء پہلے اور دو شہداء اب ہم دے چکے ہیں۔ (تالیاں) ہم لوگوں نے ان

دہشت گردوں کو، آپ لوگوں میں سچ سننے کی ہمت نہیں، نہ سچ کہنے کی ہمت ہے، میں ان دہشت گردوں کو لاکرتی ہوں کہ سامنے آئیں، میں ان کو لاکر رہی ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، جب تک ہم لوگوں نے یہ جو میں نے تجاویز دی ہیں، دو تین، جب تک اس پر عمل نہیں ہوگا جناب سپیکر، امن وامان کے حالات یہی رہیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی۔

محترمہ نگہت اور کرنی: ہمیں اس پر ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم لوگوں پر یہ جو حملے بار بار ہو رہے ہیں اور اس میں تمام فورسز کو آرڈینیشن اور ان کو ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوئے، یعنی پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہیے بلکہ انکو آپس میں کوآرڈینیشن کرنی چاہیے تھینک یو جناب سپیکر اور میں واپس لے رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جناب، میں آزیبل منسٹر سے ریکویسٹ کرونگا کہ ان کے تحفظات کا جواب دیں۔

جناب اسرار اللہ گنڈاپور (وزیر قانون): سر، میں مشکور ہوں، ممبران صاحبان نے جو یہاں پر گلے شکوے کئے ہیں، میری گزارش یہ ہوگی کہ اس میں بعض ایسی تجاویز ہیں جو کہ پولیس سے Related اور جو ہماری ڈیمانڈ ہے، یہ ہوم کے ساتھ ہے، وہ آگے ڈیمانڈ آرہی ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس پر اس وقت میں بات کروں۔ عبدالستار صاحب نے جو خدشات کا اظہار کیا ہے، وہ یقیناً Relevant ہے اور جو انہوں نے صوبائی عوامی تحفظ کمیشن اور اس کے علاوہ ضلعی عوامی تحفظ کمیشن کے متعلق بات کی ہے، یہ بالکل حقیقت ہے کہ جب سے یہ دو ادارے بنے ہیں، Basically ان کا Purpose یہ تھا کہ پولیس اگر کسی کے خلاف زیادتی کا ارتکاب کرے تو اس پر ایک چیک ہو۔ جب تک ضلعی حکومتیں تھیں تو اس میں ناظمین تھے اور جب وہ ختم ہو گئیں تو اسمیں بعض اضلاع میں ایم پی ایز کی تعیناتی کی گئی۔ ان کے جو یہاں پر اخراجات ہیں، وہ اس حوالے سے ہیں کہ وہاں پر سٹاف بھی ہے، سپورٹنگ سٹاف بھی بھرتی ہوا ہے، تو اگر ہم ان کو تنخواہیں نہیں دیتے تو اس کا مقصد یہ ہوگا کہ ایک تو Judge کرتے ہیں ادارے کی Efficiency کو اور وہ ادارے کی Efficiency اس انداز میں بھی Judge ہو سکتی ہے کہ ہم اس کیلئے Ulternate تجاویز لائیں کیونکہ ہمارا بالکل گورنمنٹ ایکٹ آرہا ہے، چیف منسٹر صاحب سے بھی کل میں نے اس ایشو پر بات کی اور جو ان کی

نشاندہی ہے، وہ بالکل Valid ہے لیکن اس میں میری گزارش یہ ہوگی کہ بجائے اس کے کہ ہم اس ادارے کو ختم کریں، اگر ہم اس سے یہ کام لیں، وہ تجاویز زیر غور ہیں کہ چونکہ اب ڈپٹی کمشنر کا جو آفس ہے، وہ بھی بحال ہو چکا ہے، اگر ہم اس کو اس کے Ambit کے نیچے لے آئیں اور جیسا پرانا ایک ہوتا تھا کہ جو پولیس ہوتی تھی، وہ مجسٹریٹ کے سامنے Answerable ہوتی تھی، تو یہ ایک تجویز زیر غور ہے لیکن اس کا جو حتمی فیصلہ ہے، وہ شاید وزیر اعلیٰ صاحب کا بینہ کی میٹنگ میں یا اس پر جب ڈسکشن ہوگی تو ان شاء اللہ اس کو اٹھائیں گے۔ فی الحال جو بجٹ مانگ رہے ہیں، وہ تنخواہوں کیلئے ہے جو کہ سپورٹنگ سٹاف ہے، اس میں چوکیدار بھی ہوگا، سیکرٹری بھی ہوگا اور طبقہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے Permanent structure کی بات کہ جو فورس ہے، اس کے متعلق بھی یہاں پر جو متعلقہ حکام ہیں، ان سے میں نے معلومات لی ہیں، تقریباً کوئی نو ہزار کمیونٹی پولیس فورس تھی اور اس میں تین سال کے عرصے کیلئے دس ہزار کے حساب سے انہوں نے اپوائنٹ کئے تھے اور چونکہ ان کی جو Terms of reference ہیں، وہ کنٹریکٹ پر ہی ہیں تو اگر ہم اس کو Permanent کریں، اس کا سارا کچھ دیکھنا پڑیگا کیونکہ Age کے حساب سے اکثر یہ ریٹائرڈ فوجی تھے اور اگر آپ اس کو بھرتی کرتے ہیں تو آپ کی ایک Upper age limit بھی ہے، تو چیزوں کو دیکھنا پڑیگا اور پھر اس کا جائزہ لیں گے۔ لائنسنسز کے حوالے سے بھی یہاں پر بات ہوئی، یہ بالکل ایک ایٹھ ہے اور خاص کر ہمارے صوبے میں کہ جہاں پہ امن وامان کے حالات واقعی مخدوش ہیں۔ اس میں جی گزارش یہ ہے کہ ہمارا جو آرمرز آرڈیننس ہے، وہ چونکہ 18th Amnendment کے بعد وہ اختیارات صوبوں کے پاس آگئے ہیں اور اس میں ہم نے یہ اختیار Prohibited bore اور Non prohibited bore دونوں اب صوبے کے پاس آگئے ہیں، اس میں آرڈیننس بھی ایٹھ ہو چکا ہے اور وہ اگر اسی اجلاس کے دوران، یا پھر بہت جلد ہم اسمبلی سے بھی اس کو پاس کرائیں گے اور ان شاء اللہ یہ جو لائنسنسز کا ایٹھ ہے، اس کیلئے Local level پر پھر Arrangment ہوگی۔ اس کے علاوہ سر، یہاں پر مفتی سید جانان صاحب نے جو بات کی، یہ سر ایک حقیقت ہے کہ جو واقعات ہو جاتے ہیں، اس میں زخمی ہوں، شہداء ہوں، یہ جو قوم ہیں، ان کے زخموں پر مرہم رکھنے کیلئے ایک طریقہ کار ہے، نہیں تو، نہ اس سے وہ زخم بھرتے ہیں، نہ یہ جو شہداء ہیں، ان کی جانوں کی قیمت ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے ایک Assistance ہے بلکہ میں تو سر یہ سمجھتا ہوں

کہ گورنمنٹ ان شاء اللہ اسمیں یہ بھی Consider کر رہی ہے جو کہ ماضی میں نہیں تھا اور وہ یہ تھا کہ War on terror پر ہمیں تقریباً NFC Pool One percent سے ملتا ہے، یہ افسوس کی بات ہے کہ ہم سیکورٹی فورسز کو جو پیکیجز دیتے ہیں، سو ملین ساؤنڈ پر پیکیج تو چھوڑ دیں جو رقوم ہیں، وہ بھی کم ہیں، ہم اس میں یہی کوشش کریں گے کہ ان رقوم کو بڑھایا جائے اور اگر ممکن ہو تو اس میں جیسے پیکیج کے حساب سے ہو تاکہ جو اس کے ورثا ہیں اور بچے ہیں، ان کیلئے ایک Assistance ہوتا ہے، وہ تو جب پالیسی Revise ہوگی، اس وقت بات ہو سکتی ہے فی الحال میں ان شاء اللہ ان کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں آن دی فلور آف دی ہاؤس کہ ایک واقعہ جو ان کے ساتھ پیش آیا الیکشن کے دوران اور ایک ہمارے ملک بہرام کے ساتھ پیش آیا، وہاں بھی دھماکہ ہوا، ان کا بیٹا شہید ہوا یا اس کے علاوہ کوئی بھی ایسے واقعات ہیں کہ جن میں الیکشن کے دوران ہوئے ہیں اور چونکہ یہ ایک Transition phase تھا اور اس دوران ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی اس میں سستی ہوئی ہے تو فلور آف دی ہاؤس میں ان کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ ایک ہفتے کے اندر یہ کیس بھیجیں تاکہ ان کا گورنمنٹ چیک ریلیز کر سکے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ سر، بونیر کے حوالے سے جو محترم ہمارے ممبر صاحب نے خدشات کا اظہار کیا، میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ اجلاس جاری و ساری ہے، اگر اس پر باقاعدہ کال الٹینشن لے آئیں تو ہم نیچے سے رپورٹ بھی لے آئیں گے اور اس پر ان کا تسلی بخش جواب دے سکوں گا، تاہم فی الحال میں ان کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ یہاں پر جو حکام بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنی تجاویز ہمیں دیں لیکن Proper forum یہ ہوگا کہ اگر کوئی کال الٹینشن لے آئیں۔ اس کے علاوہ سر، جو ہمارے صوبے کی ایجنسیوں کے متعلق بات ہوئی ہے تو سر، میری یہ گزارش ہوگی کہ وہ ڈیمانڈ بھی ہے اور ہمارے ساتھ تو ایک سپیشل برانچ ہی آتی ہے، میرے خیال میں جو ممبران کے خدشات ہیں، وہ ان کے تانے بانے، شاید یہ کہیں اور جانب اشارہ کر رہی ہیں، اس پر کمیٹیشن بھی بنے ہوئے ہیں اور اگر کوئی ایسا Missing persons کے حوالے سے ایشو ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کیلئے Proper forum جو ہے، وہ دوسرا ہے۔ کئی پارٹیاں ایسی ہیں کہ ہم تو یہاں حکومت میں ہیں، وہاں اپوزیشن میں ہیں، کوئی یہاں اپوزیشن میں ہے وہاں گورنمنٹ میں ہے، تو اگر وہاں گورنمنٹ کی نشاندہی کرائیں، وہاں وزارت داخلہ بھی ہے اور وہ وقتاً فوقتاً ان سے پوچھتی بھی ہے لیکن میں

سر، یہ نہیں کہتا، جن لوگوں کے ساتھ اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں، وہ یقیناً ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں لیکن جو ہمارے اختیارات ہیں، آپ اور ہم آئین اور قانون کے نیچے کام کرتے ہیں اور میری یہ گزارش ہوگی تمام اپنے معزز ممبران صاحبان سے کہ جن کی جن باتوں کو میں نے نوٹ کیا، جواب دیدیا یا اگر کوئی اس میں رہ گیا ہے اور چونکہ آپ نے Already یہ Magnanimity دکھائی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی وجہ سے آپ کٹ موٹنز Withdraw کرتے ہیں تو اگر ہماری بہن غالباً عظمیٰ خان بی بی اور نلوٹھا صاحب، انہوں بھی اس کو ووٹ کیلئے Put کرنے کی استدعا کی ہے، میری یہ درخواست ہوگی کہ ابھی تک جو ماحول ہے، وہ کافی خوشگوار ہے اور مہربانی کر کے عبدالستار بھائی سے بھی میری یہ گزارش ہوگی کہ وہ بھی Withdraw کریں اور اگر کوئی اور ممبران صاحبان ہیں، مفتی سید جانان صاحب سے بھی کہ وہ بھی اس یقین دہانی کو جو کہ فلور آف دی ہاؤس پہ میں نے کرائی ہے، اس کو کافی جان کر اور پھر بھی ہم گئے نہیں، ان شاء اللہ یہاں ہونگے آپ کے ساتھ، ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم بہتری لاسکیں، ان کے مشوروں سے، مہربانی کر کے اپنی تمام کٹ موٹنز Withdraw کر لیں۔ تھینک یوسر۔

جناب سپیکر: معزز سید جانان صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، میڈم نگہت اور کرنی، ابھی آپ اگر مطمئن ہیں تو۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دا زمونز والا رپورٹ جی، دا اکثر رپورٹونہ راغلی دی، ہوم دیپارٹمنٹ کبھی پراتہ دی۔ دوئی د ورتہ احکامات جاری کپی پینٹلس ورخو کبھی چھی دا کار وکری۔ دا زمونز ملگری دی، مونز ماحول خرابول نہ غوارو، زہ خیل تحریک Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہاں پر بہت سے ممبران نے کہا ہے کہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے احترام میں اپنی کٹ موٹنز کی تحریک واپس کرتے ہیں تو پچھلے پانچ سال میں نے اور جناب چیف منسٹر صاحب نے بھی اس ہاؤس میں اکٹھے گزارے ہیں، میں ان شاء اللہ ان سب ممبران سے زیادہ چیف منسٹر صاحب کا دلی احترام کرتا ہوں اور وہ احترام کے قابل ہیں (تالیاں) لیکن جناب سپیکر صاحب،

میں محکمہ داخلہ کا احترام نہیں کر سکتا کہ جس کی ماتحت فور سز نے میرے صوبے کے ہزاروں لوگوں کو بے گناہ موت کی نیند سلا دیا اور جن کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے ہمارا صوبہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور میں جناب وزیر موصوف صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر صاحب! دہشت گردی کسی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے، آپ نے مرکزی اور صوبائی حکومت کی بات کی، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جتنے ممبران اسمبلی اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں یا قومی اسمبلی میں بیٹھے ہیں، ہم سب کو اس ملک کے عوام نے اور اس صوبے کے عوام نے چند اہم مسائل جو ایک عرصے سے وہ اس کی لپیٹ میں ہیں، ان سے نجات دلانے کیلئے ہمیں یہاں پر بھیجا ہے۔ ہر بجٹ کے دوران ہم اپنی اپنی کٹ موشنز پیش کرتے ہیں اور پھر اپنی پوائنٹ سکورنگ کے بعد بجٹ پاس ہو جاتا ہے اور پھر نیا بجٹ جب پیش ہوتا ہے تو پھر ہم اس کے اوپر بات کرتے ہیں۔ اب چونکہ لوگ بہت سمجھدار ہو گئے ہیں، کبھی ہماری اس بات کے اوپر یقین نہیں کریں گے کہ میں اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کے اوپر ذمہ داری ڈال دوں اور وہ میرے اوپر ذمہ داری ڈال دیں، ہم ان شاء اللہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب! (قیقہے) سردار صاحب! ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ پریشان نہ ہوں، آپ پریشان نہ ہوں، ہم بالکل یہ کٹ موشنز کوئی پوائنٹ سکورنگ کیلئے پیش نہیں کرتے۔ میں اس شرط کے ساتھ یہ کٹ موشن کی تحریک واپس کر سکتا ہوں، اگر وزیر صاحب یہ بات نہ کہتے تو میں یہ شرط بھی نہ رکھتا، کہ جناب اس صوبے کے دو بڑے مسئلے ہیں، ایک لوڈ شیڈنگ کا جس کیلئے ابھی ہم نے قرارداد، شاید آج ہی کے دن آپ پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔ دوسرا بڑا مسئلہ دہشت گردی کا، میں چاہوں گا کہ دہشت گردی کے اوپر بھی ہمیں ایک قرارداد لانی چاہیے، اگر وہ قرارداد آپ لانے کی اجازت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی اس صوبے کا مسئلہ ہے، جس طرح لوڈ شیڈنگ اس صوبے کا مسئلہ ہے تو اگر وہ قرارداد بھی آپ لانے کی اجازت دیتے ہیں تو میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں، اگر نہیں اجازت دیتے پھر اس کو میں ووٹنگ کیلئے پیش کرتا ہوں اور پریس والے بھی بیٹھے ہیں، صحافی بھی بیٹھے ہیں اور سب لوگ بیٹھے ہیں، وہ یہ دیکھ لیں گے کہ آیا کون کون سے ممبران صوبے کے اندر سے دہشت گردی کا خاتمہ چاہتے ہیں اور جو خاتمہ چاہتے ہیں، وہ ان شاء اللہ میرا ساتھ دیں گے، جو خاتمہ نہیں چاہتے، وہ میری مخالفت کریں گے۔

(تالیاں)

وزیر قانون: سر! میری یہ گزارش ہوگی آئریبل ممبر صاحب سے، کہ سر! یہ کٹ موٹن ہے اور میں دوبارہ اس چیز پر بات کرونگا۔ سر، ہوم اور پولیس جو ہے، الگ الگ ان کی موٹنز ہیں، یہ مہربانی کریں ہوم میں جو میں نے تنخواہیں مانگی ہیں، یہ مجھے یہ بتادیں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اگر ان کو کوئی شکایت ہے، وہ مجھے بتا دیں۔ جہاں تک سر! دہشت گردی یا ان چیزوں کا تعلق ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تو پورے صوبے کا مسئلہ ہے، پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ کون یہ کہتا ہے کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے لیکن اس پر جو ہے سر، نہ میں نے ایک ریزولوشن دیکھی ہے، نہ انہوں نے ڈرافٹ کی ہے اور میں ان کو Umbrella approval دیدوں، کس قانون، صرف انہوں نے لمبی تقریر کی ہے اس بنیاد پر؟ سر! یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ مہربانی کر کے یہ اس کو Withdraw کر لیں۔ اگر یہ Withdraw نہیں کرتے سر، ہم ووٹ کروا لیتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر لودھی: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معزز اراکین نے ریکویسٹ کی ہے۔

حاجی قلندر لودھی: جناب سپیکر، چونکہ سردار نلوٹھا صاحب میرے چھوٹے بھائیوں کی جگہ ہیں اور میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اس کو واپس کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، انہوں نے کہا ہے کہ ہم داخلہ کیلئے تنخواہوں کیلئے پیسے مانگتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ "جس کھیت سے دہقان کو میسر ہونہ روزی، اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو" یہ کیا بات ہے جی کہ ہم ان کی تنخواہوں کیلئے پیسے مانگتے ہیں اور وہ ہمارے غریب لوگوں کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں؟ جو کسی حکومت کا بنیادی حق اور فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے عوام کو تحفظ فراہم کرے، اسی لئے تو ہم ان کو تنخواہیں دیتے ہیں، اسی لئے ہم ان کے ہر معاملات اور مسائل کی سرپرستی کرتے ہیں۔ میں ان سب کی ریکویسٹ پر واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر میں ریکویسٹ کروں تو سب ایک ایک، ٹوبیہ شاہد ہیں، میڈم نگہت اور کرنی، مسٹر عبدالستار خان، اگر میں مشتکہ آپ سے ریکویسٹ کروں کیونکہ ٹائم شارٹ ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں اپنے صوبے کے غریب عوام کی خاطر واپس کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: ٹوبیہ شاہد۔

محترمہ ٹوبیہ شاہد: نہ نہ، اس پہ ہوگی، ووٹنگ کا کہا ہوا ہے تو ووٹنگ ہو کر رہے گی۔

(شور)

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر، میری یہ گزارش ہے محترمہ سے کہ اگر مہربانی کر لیں کیونکہ سر، اگر ان کی ساری پارلیمانی پارٹی ہمیں ووٹ دیدیتی ہے اور یہ ووٹ نہیں دیتی تو ان کیلئے سر، میری یہ گزارش ہے محترمہ سے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Basically میں ریکویسٹ کروں گا، چونکہ ہر پارٹی کا اپنا ایک ڈسپلن ہوتا ہے، جو پارلیمانی لیڈر ہوتا ہے، وہ اسمبلی میں ہیڈ ہوتا ہے تو وہ اگر کوشش کریں اور اپنی پارٹی کے ارکان کو تھوڑا وہ کریں تو مہربانی ہوگی۔

محترمہ ٹوبیہ شاہد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں آپ کی ایک پارلیمانی پارٹی ہے، آپ کی پارلیمانی پارٹی ہے اور پارٹی کا ایک ڈسپلن ہوتا ہے۔

محترمہ ٹوبیہ شاہد: اس محکمے کو جگائے گا کون؟ یہ ادھر کا مسئلہ نہیں ہے، یہ اس KPK کے لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پوری دنیا میں یہ مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب! اگر۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، میری گزارش ہوگی محترمہ سے۔۔۔۔۔

محترمہ ٹوبیہ شاہد: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: آپ واپس کرتی ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہاں جی، واپس کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 8, therefore, the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Health): Mr. Speaker Sir, I wish to move a resolution with regard to forced load shedding by the NPCC Islamabad, for which rule 124 may be suspended under rule 240 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members / Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قرارداد

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گروڈسٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا اس پہ سردار حسین بابک صاحب، شاہ حسین خان، شوکت سعید، محمد علی شاہ صاحب، محمد رشاد خان، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب اور مظفر سید صاحب، ان کے ہیں تو کیا ہم ایک ایک کو پڑھیں گے یا؟ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گروڈسٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔ تھینک یوجی۔

جناب سپیکر: شاہ حسین خان۔

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گروڈسٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی

وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: سید محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈ کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گروڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈ کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC)۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

سردار اور نگزیب نلوٹھا: نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈ کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: سکندر خان شیرپاؤ۔

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آپاشی و توانائی)}: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈ کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی

سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ واپڈا کو ہدایت کرے کہ خیبر پختونخوا میں غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ فی الفور بند کرے کیونکہ خیبر پختونخوا سب سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ غیر اعلانیہ اور مقررہ اوقات سے زیادہ لوڈ شیڈنگ سے جہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، وہاں اس نے عوام کی زندگی مفلوج کر دی ہے اور صوبے کا معاشی پہیہ بھی جام ہو رہا ہے۔ لہذا وفاقی حکومت صوبے کو طے شدہ فارمولے کے مطابق بجلی کی فراہمی یقینی بنائے اور صوبے کے عوام کو غیر اعلانیہ اور ناروا لوڈ شیڈنگ سے نجات دلائے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ (NPCC) نیشنل پاور کنٹرول سنٹر نے صوبے کے مختلف گرڈ سٹیشنوں کی براہ راست بجلی سپلائی بند کرنا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے صوبے کو بائیس بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ برداشت کرنا پڑ رہی ہے، لہذا اس ظالمانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members / Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: میں ایک دفعہ پھر آج ریکویسٹ کرونگا کہ ہمیں بہت کام باقی ہے، مہربانی ہوگی کہ کل وقت پہ آئیں اور کل چار بجے تک کیلئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 26 جون 2013ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)